

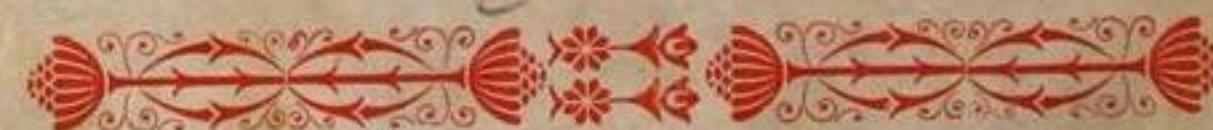
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



لُورِنَامَهُ

جِنَابَتْ ۱۳۹۳

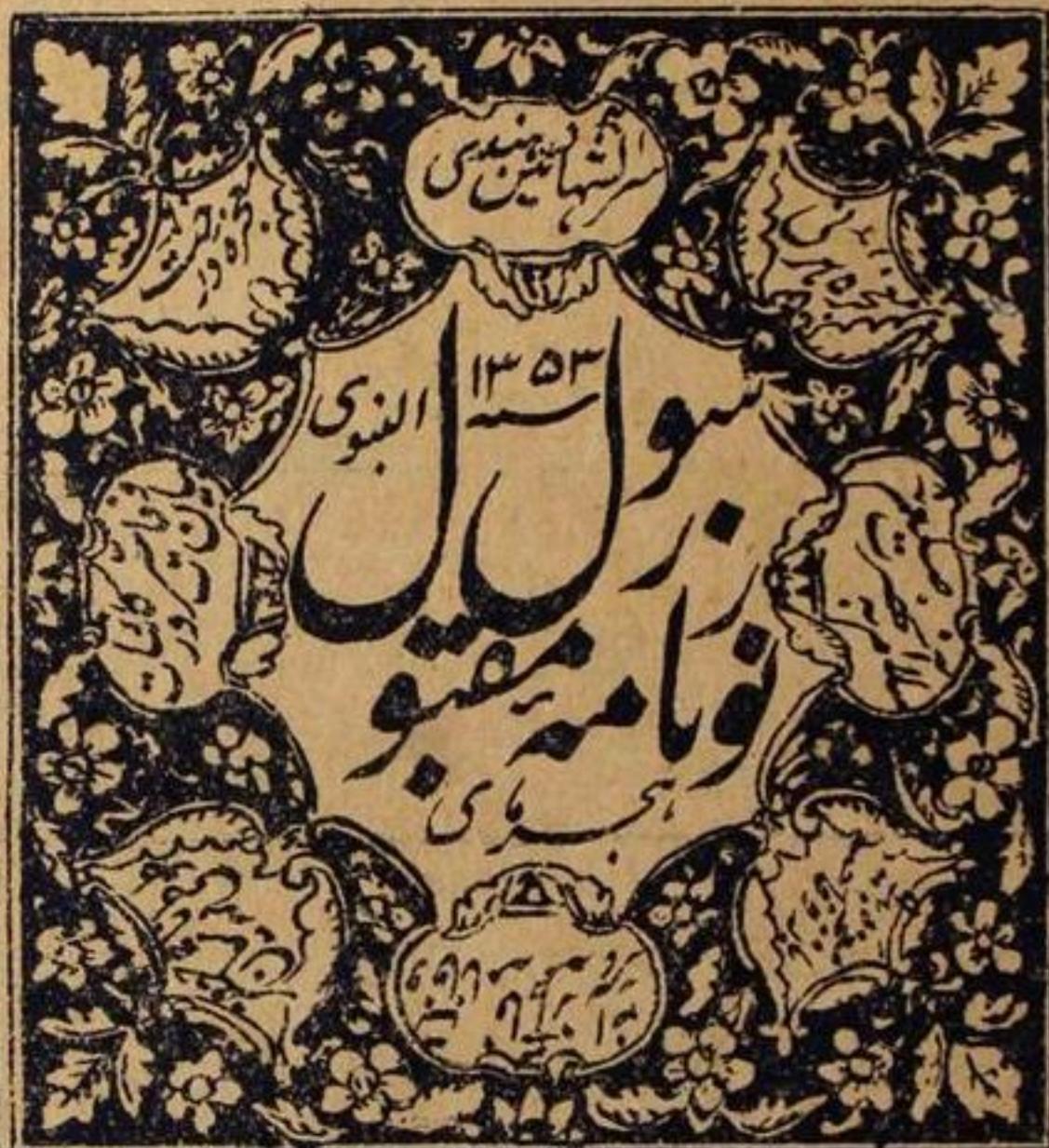
عِصَمَتْ



سُلْطَانِيْرِ مَاجِرَةِ وَلَطِيفَرِ قَالِيْهِ وَأَمْرَيْغِي

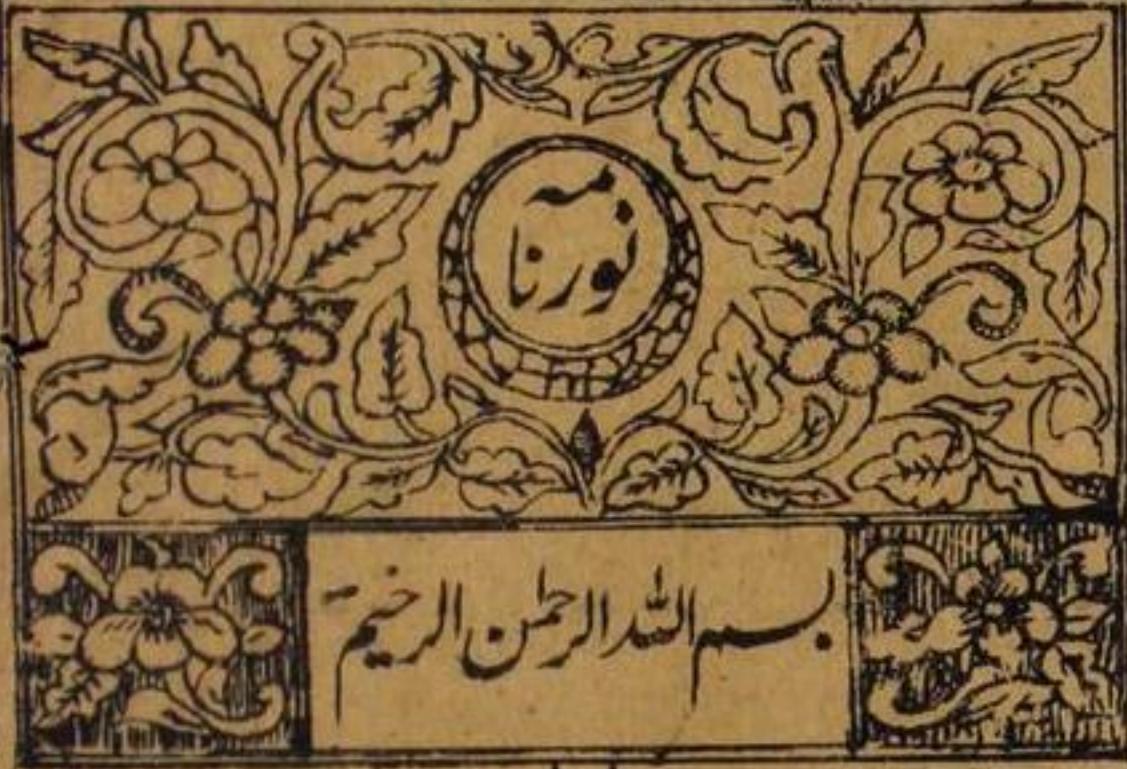
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورٌ حَمْرَ

الحمد لله رب العالمين وببركت سول كريم سنه كثير الفوائد من مشتقات سنه



انوار حسین تاجر کتب بھنڈی بازار مسجدی نمبر ۳

سلطان میں جعل سعید رفاقتیں درود ہی



اللهی کرہ سار کر تار لو
تو قادر بے قدرت سے پیدا کیا
ز میں کو سوایسا تو روشن کیا
فلک کا محاذ عجب طرح کر
کیا روشنی اس میں لا چاند سور
تو سیرے کو پتھر کے بھیتر کیا
بھی حکمت سے پامی کو بر سارے تو
ر بکار نگ لغت کا سفرہ تیرا
سخن کو ز بال سے لے چاہئے بار ان
نگے ہر سچ کو سوتودیے ہار

三

سو جہریں بولے بھی سے وہ حال
ولیکن بزرگی میں فاضل ہو تم
بھی نے کہا کچھ تحسین یاد ہے
کہ منکے جہڑیں ملتے یار رسول
کہوں عمر کا میں کہاں لگ بیاں
قطب کی طرف اک ستارہ جو تھا
گذر نے تھے جب سال تک شرہزار
غروب ہو کے پھر سال تک شرہزار
یقین اس ستارے کو دیکھا ہونیں
سو سن یوں تبسم کئے پھر رسول
قطب کا ستارہ وہ صاحب جمال
اے تمہارے ہمچانوں گے یا جہڑیں مل
کہے کیوں نہ پھیالوں گروہ دے سے
اوٹھا سرمبارک سے دستار کون
دیکھ جہڑیں ان کے طالع اوپر
اوہ سے اے آکے بو سے دیئے
کہے جہڑیں ہے ستارہ یقین

بڑا تم سے میں ہوں عمر میں ایسا لال
خدا ساتھ ہر وقت واصل ہو تو تم
تھیں عمر کی یاد اس نادر ہے
تھیں حق نے اول کیا یہ قبول
کہوں مختصر سب تھیں ہر عیاں
خدا کے حکم سے نکلتا وہ تھا
وہ آتا تھا ہو کر طلوع ایک بار
جو ہوتے تو آتا وہی رکھہ شار
یوں نشتر ہزار اس وضع اسکے تین
کہے یہ تمہارا سخن ہے قبول
دکھاؤں تھیں میں سو حاضر ایسا لال
تھیں پوچھتا ہوں یہی ہے دلیل
کہ دیکھا ہوں کتنی مرتبہ میں اوسے
دکھائے بنی اُنکے تین ہاتھ سو ان
ستار دچکتا ہے وہ سرسر
بہت بحافث قدرت پشاکر ہوئے
نشانیاں جو تھیاں سو دہ سو تینیاں نہیں

بکھل نشیل کار بکھل پنجه لودار سپاچه لفڑی بیچو خداوند دادن کار کار میخواهد اول
دید می بود و پر پنجه بکھل کرد و بکھل کرد
دید بکھل کرد و بکھل کرد

دریا آٹھواں فہرست کا بے برا
لوال دریا ہے فقر کار لاطمع
بھی دسوال ہے دریا جمٹ گنجیر
سوہر کیک دریا میں بردن سہنار
چھپھے حکم آیا نکل باہر آ
ہلایا سو قطربے پڑے بے شمار
سو پیدا ہوئے اس سے پنیراں
یہ طالع سے میرے بھی قطرو جھرے
بھی دوسرے مرتب بندال کی نیز
پیشانی کی بوندال ستی استوار
سودہ عرش ایسا بڑا یعنی
جهال لگ ہو دنیا میں ڈولکر پھر
پہ سب لار کھے عرش اعظم اوپر
عرش میں سو چودہ تندیلاں لگے
جو ہر ایک تندیل میں سرسر
اگرے پانسو بر س کی رہ چلو
نکل یک بونذر لف سیدھی ستی

عجب کچھ شرزاد ہے رب کا بھرا
بھی ہیگا ہدایت سے روشن شمع
وہ رب کی مدد سے ہے رشی خمیر
کیا نور نے سجدہ وہاں پا کے بار
کھڑا ہو تو قدرت سے سب تن ہلا
کیک لانکہ آرپر تھے چوہیں ہزار
ہوئے رہنا بادی دو جبال
بنی اور رسول ہے ہو کھڑے
زشتے ہوئے ان سے یوں بے شمار
ہوا عرش اللہ کا برقرار
کے قدرت سے اپنی رکھا مستقیم
زمیں آسمان اور یہ بحیرہ و شہر
دے پھول جوں پھولانے کے ڈھال پر
سداجوت سے اس کی وہ جگئے
بھنوں کی طرح نکلے ہو جلد تر
سوتب جا کے وہ دوسری جامی
ہوا تخت رب کا درہ بوندے سبھی

سو ہیں لحل ویا قوت کے قلب
 ہر اک آسمان میں ملک کئی ہزار
 کئے اک رکوع اور سجدے میں ہیں
 سدا قوت اور حکی خدا کی ہے یاد
 میں طاعوت میں رہتے وہ سارے ملک
 ڈالنؤں گال سے سات بو ڈال گال
 روایت میں کرتا ہوں میلان نو انتال
 کہوں میں کہ پہلی زمیں خاک ہے
 بھی تیسری زمیں سب سیلکی ہر دہ
 زمیں پانچویں ہے زمرد خمام
 بھی مولیٰ کی ہے ساتویں سب سب میں
 پیشانی سے پھرآٹہ بو ڈال گریاں
 روایت میرے سے زیادہ یہ مُسْنَ
 ہے فردوس اور ہے دار القرار
 بھی میں پانچواں نام دار الشَّلَام
 ہے دار النعیم اور جنت نعیم
 زمیں اسنہشت کی سور و پے کی ہے

کنجی او کی جانے وہی پاک ب
 سورتے میں اکا نہیں کچھ شما
 کریک وہاں قیام اور تیج میں ہیں
 خدا کی عبادت میں ہیں دلکشاو
 اسی حال میں وہ قیامت تملک
 ہوئے سات طبقاں زمیں کے عیال
 سو ہر اک زمیں کا کہوں کھواحال
 ہے دوسری زمیں سودے پاچھے ہے
 ہے چوتھی زمیں خاص کذلنے سے تو
 جھٹی ہے زمیں سو لوہے کی تمام
 کے بات تحقیق علم الیقین
 ہو یاں ان ستری آٹھ سب جنتاں
 کر مولیٰ سے ہے بے بہای سخن
 ہے ماڈی بھی اور خلد جنت چہار
 کہوں کھواں کریں سو باقی تمام
 زمیں سے ہوئے آٹھ جنت قديم
 بہشت اور باقی سو سو نے کی ہے

سوچنے ہے پانی کا آب جا ب
 وہ پیدائش ہے پاک مریم بیجان
 ہیں گردن کی بوندان سے وہ دنیا
 سو خوشید ہے اقل ہے وہیم چندر
 اول بوند سے ہے رات دوچھے سے روز
 کے سارے وہ یاں میں ہیں یار غار
 کہ بیٹے کو مارا شرع کے اوپر
 وہ داما اور جامع قرآن ہیں
 ہوئے اس سے چدر علی مرتضی
 یقین اس سے پیدا ہوا پانچ چیز
 سلیمان کی خاتم نگین بہتری
 جو تھے بوند سے چدر کی ہڑو العمار
 کہ آدم کو امداد ہوئی ہے نیل
 تجھے میں ہوں کہتا سو وہ بات بھی
 دوچھے بوند سے ہے درخت طوبی
 بھرا ہے گلاب آب خوشبو منیر
 ہے پنجیم وہ تظریے مایا حواس

ٹھڈی کی بوند سے ہوا پانی حباب
 لگے سے پڑی بوندا سی سر تھان
 بھی ہیں چھتے اوالعزم پنجمبرال
 سو کاندھ سے دو بوند پڑے سربر
 دوچھے کاندھ کی بوندستی دلخروز
 سید سے بازو کی بوند سے بوکر ٹمار
 ڈانوں بازو کی بوند سے عادل غیر
 سو سینے کی بوند سے بھی عثمان ہیں
 پڑا پشت کا بوندیک بے بہا
 سید سے ہاتھ کی بوند سے اے عنیز
 عطا موسیٰؑ کا اور انگشتی
 شبحے بوند سے یوسف کاحسن افکار
 سو ہے پانچوں بوند سے یہ دل
 پڑیاں پانچ بوندال ڈانوں ہاتھ کی
 اول بوند سے سدرۃ المحتشم
 شبحے بوند سے حوض کوثر گھنیسر
 پڑا بوند چوتھا سوا دمؑ ہوا

۶
 ۱

سفر اور نارا در سعیہ رہا و یہ
سو پے سالوں نا خطر و ہیں
بھی دوزخ کے دروازے میں مدار
لگے ہینگے دس بھر کے اسنار کوں
بلند دو ہزار برس سے کم نہیں
انکارزوں کے میں ڈھیز خون دیکھاں
چھوٹے سانپ کو حکم مہنے تو دہ
وہ سانپ بھی منہ سے بھی مکلنے نہ رہ
گے اک لی ترہ روہاں سے محل
سودوزخ کے آگ وہیت یقین ز
جو مغرب کے مجرے میں لشنا چھے
پکجاؤے بھیجا ہو گرمی کے سات
کپاں لگ کہوں میں دوزخ کی بات
بپاں تک تھا لازم جو کچھ بولنا
گری زلف سیدھی سی دوبوندا
بھی داؤں میں روپونداں جھائے بھہار
دو بھے در تہ زلف سیدھی سی بھر

جہنم سون دوزخ بھی پیدا کیا
ہوئے سات دوزخ بھی ہر سو لیکن
سو شر ہزارہ سو پر وس قرار
تغل اندر دل کے ہیں سب سوں
بغیر سائب اچکر کے کم نہیں نیکن
بھی پھنکارے اوپر وال جگراں
ملکجاہے ارض دسمادات کو
سو کئی کونڈیاں زہر سے ہوں بھر
جو کچھ دنیا میں ہے جو جادے پگل
سد اوگرے آگ وہ سربر
و مشرق طرف آدمی کو گئے
انی تیز تر آگ ہے وہ کجات
بیاں اس کا بید ہے کئی لاکھ وہاں
بہت کم سواں کا بیاں کھولنا
سو وہ یاد صر در فرن ہوا
رعد اور بجلی ہولی آش کار
و بونداں پڑیاں سو وہ ٹھاکر کر

کیا ابتداء میں او سے جا سلام
زبان کھول بولا نین بادی ستی
کہ تم کون ہو اور کیوں کریہاں
سوپوں کر کہے کیفیت جبریل
کہ اے نور بادی سے یوں لقیٰ
کہے پھر کچھ بھا میں بادی سی بیل
سو بادا کھا آس دھڑنا ہوئیں
کہا وزراں کو بندے کی مراد
میرے نور کی جو حقیقت ہے اب
تیرے میں تو پچھے عربی یا نہیں
سو بادی نے بولا کہ اے نور تر
کہے بعد بول کہ محمد رسول
سد امنہ چھپا کر کے گشت تو
سو بادا کیا اے رسول خدا
کہ بیشک تیرے میں نہ پچھے عربی
سو یہ بات سنکر محمد بنی
ہے بے عرب وہ خالق بے نظر

سونوہ پھر کے بولا علیک السلام
لگا بولنے باتیں نہی سے بھی
یہ آنا ہوا کیوں کر و مجھہ بیال
کہا انور سے پاک رب الجلیل
کہ تو جیسا باندہ دیسا میں بھی ہوں
کہ تو کون ہے اور بیال ہی سو کیوں
میری آرزو ہے سو کرتا ہوں میں
بندے ساتھ نین ہجتور کہ اعتماد
کی آفرینش کو اس بھانت رب
سو یہ بات تحقیق کہہ میرے تئیں
میرا عیب کہا ہے کہو سر لبرسر
تو عالم کے ہے یا و نہیں گرد و دھول
نہ دیکھے خدا کی خلق یہ سلامو
کیا میں سر اجان نم پر فدا
خدا بخ کو بخدا علم غیب ہے
یوں بولے پھر اکر سو باری آئی بھی
ہے سب خلق اوسکی رہ ہے سنگیر

نہ مہارے سو دیدار کی اُس لَا
کہ یہ روشنی اس کے دانتوں کا لوز
دکھلے خوشی ای سوا حمد وہ ٹھہار
زمیں سے عرش تک تھا جمل کارا و
خجل جوتے اسکے ہوں ماہ و سور
لحم مشک خوبی سے جنت روائ
شہد بیشت کی ذات تھا اسکی سات
سینہ کو کئے نعل دیا قوت سے
محمد کے سب سر کے تھے ایسے بال
عپادت کے خاطر خدمتے کیا
بھی مجلس میں کوئی اسکو دوست نے
برا برا سُننے کے ثواب ہر کے
نہ ہرگز اسے آؤ یہ نگے پوچھنے
رہیں اسکی خدمت میں حور و ملک
بھی ہمسایہ اسکو بنیاں کاٹے
کنکرا در با لو جوں ڈو نگر پتھر
کرم سے وہ بخشے گا پرور دگار

بھی جنت کی حوراں بھل باہر آ
کبھی بہت خوش سال ہوا یک حور
پچھے وہ قبسم سے ایک دانت بھار
بنی کے سوا ک دانت کا نورا و
سو دانتوں کو ایسا دیا تھا وہ نور
بہشت کے بھی یا قوت کے بازوں
بنی کا حلق جوں شہد کی مفات
سو جنت کے یا قوت اور عمل سے
بہشت کی تعمی مانند سنبل شال
قدم دونوں کا فور سیتیں کبا
خبر ہے جو پہ نور نامہ پڑھے
جو پڑھتا سے اور سنتا اوسے
سو سندر لکیر آ کے نزدست سئے
او جالا قبر میں قیامت ملک
قبر زیج رونق بہشت کی رہے
اگر چہ وہ ہو گا گناہوں بھی ستر
پڑا رول ہوں گرگنے بشادر

| | |
|---|---|
| <p style="text-align: right;">۹</p> <p>نہارے سود پدار کی اس لا کر یہ روشنی اس کے دانتوں کا لوز دکھلئے خوشی ای سوا حمد وہ طھار زمیں سے عرش تک تھا جمل کار او خجل جوتے اسکے ہوں ماہ و سور لحم مشک خوبی سے جنت روائ شہید بہشت کی ذات تھا اسکو سات سینے کو کے لعل دیاقوت سے محمد کے سب سر کے نئے ایسو بال عیادت کے خاطر خدمتے کیا بھی مجلس میں کوئی اسکو درستے برا بر منے کے لواب ہر کے نہ ہرگز اسے آویں گے پوچھنے رہیں اسکی خدمت میں حور و ملک بھی ہمسایہ اسکو بیان کا ملے کنکرا اور با لو جوں ڈونگر پتھر کرم سے وہ بخشے گا پروردگار</p> | <p>جنت کی حوراں نکل باہر ا می بہت خوشحال ہوا یک حور کے وہ قبسم سے ایک دانت بھار کے سوا ک دانت کا لوز ا و دانستوں کو ایسا دیا تھا وہ لوز جنت کے بھی یا نوت کے بازوں ا کا حلوق جوں شہید کی صفات جنت کے یا نوت اور عمل سے ت کی تھی مانند سنبل مثال دونوں کافور سیتیں کیا ہے جو یہ نور نامہ پڑھے حصتا سے اور سنتا اوسے نکر نکیر آ کے نر بست سے بالا قبر میں قیامت نلک تیج رو نق بہشت کی رہے چ وہ ہو گا گناہوں بھی نظر وں ہویں گرگنے بشمار</p> |
|---|---|

کو دل کھوں رب سے دعایوں منکا
پیرا ہیگال القسان گنہ کے سبب
کو عفو گوت کا تو ہو کار ساز
سوچھے مجھے میں سیکی کی طاقت نہیں
بڑائی کے پر کام سے پاک نام
تو کہتا ہوں اے پاک پر درود گار
عبادت تو سب میں گیا بھول کر
خدا اور نبی کو گیا بھول سب
و و تجھے یاد سے اک رلن نین جدا
خلق بیج گراہ ہو وہ پھرے
تجھے چشم دشمن دے کر سرفراز
کو تجھے بن رلن نار ہے بھول کر
نو اس ساتھ سب سبق شاخوں
اور ہوں خلق کے درمیان نمود ہوں
تیرے در پر کہ مجکرے حق کر یم
کرے پل میں کئی لکھ گنہ پائماں
مجھے یہ گنا ہوں سے آزاد کر

اس بواسطے نین روایت کیا
مناجات کرتا ہوں آپا ک ب
کھوں کس زبانے میں بے نیاز
میرے میں بجز عیاب طاعت نہیں
ہمیشہ میں کرتا ہوں رازی مدام
میں ہر دم کیا ہوں گنہ بے شمار
تیری نعمتوں پر ہوں خوش بیشتر
ہوا اور حرص میں رہا عذوب
بھی جس کا ہو نور نہ سا اک خدا
بھی جس پر غضب کی لظو کرے
نظر کر کرم کی تو لے بے نیاز
کرم کی لظر کر تو بندوں او پر
تیرے سے جو کوئی اکے واصح فو
تیری حستوں سے میں پر نور ہوں
میں منگنا ہوں دن رات رل جیم
ہے قدرت تجھے قادرِ ذوالجلال
میرے سب گنا ہاں تو بر باد کر

بھی بعد از میرے نام پر ایک بار
برآؤے مراد او سکی ہر حال میں
میں عاجز ہوں حضرت بنی کاغلام
کہا لوز نامہ کا جب یہ کلام
مرقب کی لوز نامہ تباہ

تماشد

حمد رب العالمین ولعث سید المرسلین واصحابہ کی رضا

بسم اللہ الرحمن الرحيم

وہی ہے سزا و احمد و شنا
وہ بیشک ہے عالم کا پروردگار
کرجکی نہیں ابتداء نہیں
کیا جس نے قدرت سے سب شکار
کرجکی صفت میں یہ لو لاک ہے
مشترکی کی حاہ و تلکین ہے
جب اس کا وہ سید پاک ہے
اوہ اس دوست کے بینے گے مشہور یار

ہر آں واصحاب خیر الاسم
خدا کا ہے ان پر درود وسلام

三

لکھاں کی کیم سے کہاں
بے احمد دن اس کے
غافلی پر دلادھا میدار
پیلان جانا حفظ می الہ

بيان جانحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کا عالی رض کے گھر میں

کہ پنچھی قرب پا کے میری وفات
تیامت کا دن آ کے پنچھا قرب
کہو مجھ سے یا سرور کائنات
کہ عرصہ کئی دن کا باقی رہا ؎
نہ لادے گا کون اور دلکھا کفن
کفن دین گے مجھ کو میرے اہل بیت
کے حکم ہے ای نبی پاک باز
کو کردی جیو حامل گھر ایک بار
کرے گا مجھے پھر وہی سر زراز
پڑھیں گا میری بانی بازو گداز
پڑھینے کے ناز اور بھیجیں سلام
میرے اہلبیت آپر صہینے کے نماز
پڑھیں گے نماز اور بھیجیں سلام

کہے عالیٰ نے تو سن میری بات
مُنا عالیٰ نے کہا اے نصیب
وہ روشنی تھیں اور پوچھتی تھیں تبا
محمد نے تب عالیٰ نے کہا
کہا عالیٰ نے کہ سردار میں
کہا مجھ کو نہ لادیں گے اپنی میت
کہا عالیٰ نے پڑے گانساز
کہا جب جنازہ ہو میرا تیار
پڑھے گا میرا خالق اول نماز
اور بعد اسکے جب دلیں آ کر نماز
پھر آ کر کے آخر ملائک نما
وہ نہیں پہچھے با صد نیاز و گداز
پھر آ دینے گے عورات سب مل تمام

اگر و برو میرے نوجوانے مر
ہنسیں عائشہ غاذ رکھا یا رسول
میرے جھرے میں وہ رہی پیر کا س
محمد نے پھر عائشہ سے کہا
مگر تیرے پہلے یہ راہے سفر
اسی درد میں پھر ہونے ود ملوں

بیان شدّت تپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کا اور پوچھنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

| | |
|--|---|
| نہیں اٹھ کے حال بیماریں ادب سے کھڑا ہو کے جاسائیں نہیں ہوتا معلوم اسکا سبب اور اس کا سبب مجکوب تلاعے ہے اسوقت میں تپ مجھوں خت ز دوچند اتبیا پر ہے رنج د جلا خدا پاس پا دیں گے دونا لوثاب | ہوئے نین دن جب کہ آزار میں نبیؐ سے کہا ابن سعود نے کہا اس طرح کی نہیں دیکھی تپ پکسر ح تپ ہے فرمائیے نبیؐ نے کہا نجکو کیا ہے خبر ہے اک حصہ عالم پر رنج د بلا چہار میں انھوں پر ہے دونا غدارب |
|--|---|

وَمُؤْمِنٌ بِهِ كُلَّهُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ فَهُوَ فِي النَّعْمَانِ مُؤْمِنٌ وَالْأَنْزَانِ
كُلُّهُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ فَهُوَ فِي النَّعْمَانِ مُؤْمِنٌ وَالْأَنْزَانِ

یہ احوال اپنا دکھا با مجھے
پھر اب کیوں نہیں پوچھتے میری بات
مگر آنکھ کھل سنبھال پاک باز
یہ ان کو اپنے گے سے لگا
کئی دن کے بعد میری وفات
پھر حضرت نے ان کو تسلی دیا
پیری عمر کے بھی رہے روز کم
تعجب ہے دیکھ عائذ ہے کیا
کہے تم سے کیا سند و کائنات
کروتے ہوئے تم نے پھر نہ دیا
کسی سے نہیں کہنے کی راز غم
کہ ہمچی ندیب آکے میری وفات
حضرت نے میری نسلی کیا
میرے بعد ہو گامیں اب سفر

کرے با بات مرے بلا یا مجھے
بلانے نہیں اور مجھے سے کرتے تھوڑا
ہے سنتے ہی بس فاطمہؓ کی آواز
بنی گلے نے یہ فاطمہؓ کو بلا
کہے فاطمہؓ سے یہ آہستہ بات
پسون فاطمہؓ نے وہیں وعدا یا
تو کر صبر بیٹی نہ کر غم اعلم
پسون فاطمہؓ نے وہیں نہ دیا
لگیں پوچھنے فاطمہؓ سے یہ بات
ہنسا بات مجھے یہ تعجب ہوا
کہا فاطمہؓ نے کہ کھاؤ قسم
کہے نہیں ہی پچھے سے آہستہ بات
میں سنتے ہی اس بات کو رو دیا
سفر بعد ہو گامیں اب سفر

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سات
کنوئیں کا پانی مانگے میں

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سات
کنوئیں کا پانی مانگے میں

کہا فاطمہ نے یہ کیا ہے سب
کہاں نے اے پاک زہرا بتوں
کہا زہر نے کیا ہے چاک کا کام
کہا سچ پیسہ ہیں میسار زار
کہا سوراوس کا عکاشہ ہے نام
محمد کے یک رقت چاک کا ہاتھ
شتر پر لگا با جو چاک کے تینیں
سودہ آج دعوے یہ موجود ہے
عجب ہے فصیلت بڑی ہے غضہ
وہ بیٹک ہے اپ ہو گیا سنگل
لگیں کہنے زہر اعجب وہ نضول
نہیں جانتا یہ بنی ہے رسول
لے سلان تو جا کر اے دے قسم
عکاشہ نے سلان سے سُن یہ پام
پھر اوہاں سے سلان ہوا تا ایسید
عکاشہ نہیں بات کرتا قسبوں
کہا فاطمہ نے بصد درود غنم

تو اسطر حجلدی سے آیا چاک
منگائے ہیں چاک خلکے رسول
کہیں سخت ہیں اخیز الاسم
ہے اے فاطمہ اک محمد کا پار
ہے اس نے منگایا جلدی نام
عکاشہ سفر میں کھڑا تھا جو ساتھ
لگا پشت پر چھ عکاشہ کے دوپیں
نہ جانیں کہ کبا اسکو ہبود ہے
بنی پر کسل بھی ہے سچ و تقب
دل اپنے میں ہوتا ہیں من فعل
کہ ماندی سے بدلا کر ہے یہ وصول
کسل ہے وہ اب ہورہا ہر ملوں
کہ کرتا ہے کبا بنی پرستم
ذ مانا کہ آج ہوں انتقام
کہا جا کے پھر فاطمہ سی پہ بھید
وہ چاک مجھے جلد ادے بتول
خدا یا یہ کیا ہے بنی پرستم

فَرَأَى الْمُؤْمِنُونَ كَمَا هُنَّ
كَمَا هُنَّ وَلَمْ يَرْجِعُنْ
إِلَيْهِمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُفْعَلُوا
أَنَّهُمْ لَمْ يُفْعَلُوا
وَلَمْ يَرْجِعُنْ إِلَيْهِمْ
مَا أَنْهَا كَلِمَاتٍ
أَنَّهَا كَلِمَاتٍ
أَنَّهَا كَلِمَاتٍ

دعا صاحبہ و علم کایا رون

لضیحت لگے کرنے نہ رہا اور
کہ ہو جس سے آخر سر انجام نیک
تو اس وقت کہہ دیں ہے رودھر
کہ سب خوبی بدمتم سے کھوئے خدا

بنی پڑھ کے اُدم نماز ظہر
کے اے دوستِ تم کرو کامنگ
اور عادت بدی کی جو کچھ تم میں ہو
تمہارے لئے پھر کروں میر عا

بیان کرنا ایک اصحابی کا اپنے عیوب کو حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے

ہے دو عیب کا میرے دل میں ہر غم
ہنسیں کوئی اس سے شقاوت بڑی
کلبیار خوابت آخر خواب
خدا اس رض میں تجھے دے شفا
پھر آئے وہ جگہ میں مسمونہ رخ کے
ہنسیں اٹھ کے تھے کبھی طور سے
ک جانا مجھے ہے ضروری دہان

کہا ایک نے اے شفیع الامم
مجھے جھوٹ کہنے کی عادت پڑی
اور ہے دوسرا ملکوب یا خواب
کری پھر رسول خدا نے دعا
نیجت سے جسم وہ فانغ ہوئے
دہال شب نے غلبہ کیا زور سے
لگے یو چھنے اب کہ جاؤں کہاں

یہ فرمائے ہیں مجھ کو خیر الانام
قرارت کو پڑھنے لگے آثر کار
اماٹ پر اب مستعد ہے عمرِ رضا
عمرِ رضا سے کہ اس کا نہ کر تو خیال
کہ ہو سب جماعت کا وہ مقتدا
گئے پاس بو بکر ڈکے بے ملاں
ابو بکر ڈکر لو ۷ اماٹ قبول
کہ ایسا نہ ہو پھر خفا ہمول نبی ۳
رسیجہ کو غصہ کیا ہو نجسل
او سیدم ہوئے مستعد بر قیام
کہ ہے یہ جگہ سید باکمال
ز میں پر گرے ہو کے بتا ب دم
بسی عقل اور ہوش کھولنے لگے
سے نے یہ خسر سید دوجہاں
جماعت کا کچھ طور بی طور ہے
کہ سب یار و اصحاب ہیں بل قرار
نہ پایا وہاں بکھہ نشان آپ کا

عمرؑ سے کہا جاتا تھا اب ہوا مام
عمرؑ نے امامت جو کی اختیار
حباب خدا کو ہوئی یہ خبر
لگے کہنے جا کر تو کہہ اے بلالؑ
ابو بکرؓ کو حکم میں بٹنے دیا
یہ سنکر جود وے بہت سا بلالؑ
پہاڑ شاد تکو کئے ہیں رسولؐ
ہوئے دل میں اپنے بہت منغفل
ابو بکرؓ سنکر ہوئے پھر امام
جوں ہیں آگیا ان کے دل میں خیال
اٹھا دل میں ابو بکرؓ کے جوش غم
سب اصحاب اور یاروں نے لگے
ہوا جب جماعت میں سور و فغاں
لگے پوچھنے پھر کیا یہ طور ہے
کہا فا علم رشہ لئے یہ کرز از زار
جودیکھا ہے خالی مکاں آپ کا

عی الدین عینه
دینکه او دوچار شد
حضرت پا

بکاره سازی پردازش کار

محله اصلی شهر علم و کار

لر
لر
لر
لر
لر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| سوار حسم اپر نہ رکھنا نظر | ہوئی چاہتی ہے وہ اب بے پدر |
| ذر را بات می پھر وہ ہوئی محل | دہی کی جو جس میں خوش ہو بتول |

بیان پوچھنا بی بی فاطمہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ قیامت کے دن میں آپ کو کمال و نگی

کہا فاطمہ نے یہ ہو ز از زار
تیامت میں تم کو کہاں پاؤں گی
خلائق وہاں ہوئے حاضر تام
کہا ہوں گا میں پاس میران کے
وہاں اپنی امت کو لے بر محل
گنہ اونکے حق میں بخناوں گا
کہا فاطمہ نے نہ پاؤں وہاں
کہے پاس دونخ کے پاؤں گی تو
گنہ گل رامت بد ذمیک کو
کہا اگر وہاں بھی نہ پاؤں تھیں
کہے پل صراط اوپر آنا ضرور

بنی نے کیا فاطمہ سے خطاب
وہ میں فاطمہ نے بلا یا مشتاب
لو اسون نے دیکھا بنی کا یہ حال
حسن اپنا منہہ اوئے منہہ پر دھر
کہا میرے نانا ہماہت ہے
کہے پھر بنی نے کہا جان جان
یہ کہکر کے دلوں کو بوسہ دیا
جہاں تک تھے حاضر وہ اعظم عالم
جہاں میں اب چھوڑتا ہوا رحیز
سنودل سے اول یہ قرآن ہے
اور میں دوسرے میرے دلوں میں
کروان کی تعظیم و عزت تمام

لواصول کو میرے لولا مشتاب
دے حاضر ہوئے دہاں بعد اضطراب
لگے کرنے وہ گریزاری کمال
حسین ان کے سینے سے جا کر لگے
نہیں اب تو کہنے کی کچھ بات ہے
ہے حافظ تھارا وہ رب جہاں
بہت پیار کر کے دلاسا دیا
کہے اونٹے یہ بات خیز الانام
دل و جان سے ان کو رکھنا عزیز
تھارا یہی دین واپسان ہے
امام حسن اور امام حسین
خدا تم سے راضی رہے گا دام

بيان فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصیا پر وسلم کا حضرت علیؑ کو ارادے فرض کے لئے

| | | |
|-------------------------------|-------------------------|-----------------------------|
| یہ فرمایا حق میں علیؑ کے خطاب | یہودی سے میں نے قرض تھا | بنی نے بلا یا علیؑ کو مشتاب |
|-------------------------------|-------------------------|-----------------------------|

آسامیہ کو جب میں نے رخصت کیا

کہ سنتے ہی اب ن فاطمہ دُڑ گئی
کہا کون کرتا ہے یہ شور و غُول
کھڑا شور کرتا ہے یہ بے ادب
عرب ہے نہیں موت کا ہر لشائ
میری جانِ کو آج لے گا یہی تو
کرے گا یہی آج دیکھو یہ کیا
کہ دروازہ کو کھول دوابستا ب
یہ کس طرح گھر میں کر بیکا گذر
کہ اے فاطمہ تو یہ سمجھتی نہیں
دروبام سے پھر انکتا ہے کہ
اسی سے نہیں آیا میرے وہ پاس

ننانا پھر اُس نے اک آواز دی
بئی کی گئی آنکھ اتنے میں کھل
کہا فاطمہؓ نے کوئی ہے عرب
بئی نے کہا اُن تو اے میر بخال
جدام سے محکو کرے گا یہی
اور امت کے سر سے بئی کو جدا
بئی نے کیا فاطمہؓ سے خطاب
کہا فاطمہؓ نے زکھو لوگی در
بھی گئے کہا فاطمہؓ سے وہیں
جو عرش بریں سے یہ پہنچا ہو اب
بہت اسکو میرے ادب کا یہ بپاس

بیان پوچھنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحیہ پر وسلم کا
عزم ایل علیہ اسلام سے کیا حکم ہے؟

تو آپاں میرے مجھے دے بتا
میں بندہ ہوں اُسکا وہ ہی میرا رب
ادب سے کھڑا ہو گیا شدن کلام

بُنیٰ نے کہا لے نہ ان قضا
کی حکم بے میرے خانوں کا ب
درستہ قضاۓ کیا پھر سلام

کہ زیادہ خوشی کا ہوں میں منتظر
کہ جوں منتظر یار ہو یار کا
میرے حال پر اُسکا لطف ہر قدم
تلی نہیں اس میں ہوتی ہر اب
میرے پچھے کون ان کا غنیوار ہر
شتابی سے دتے ملکوا سدم جواب
کہا حق سے جا کر پایم غلیل
کہ رحمت خدا تجھے پہ ہے یحیا ب
اور بنت زبول فعل جتنے کئے
کرے تو بخشون گنسہ سر بسر
نہ جزر البشر کا گب اضطراب
شتابی سے پھر تو خدا پاس جا
مجھے دیراتی نہ منظور ہے
ہ پیغام کی عرض بہر خلیل
تو دے میرے محبوب کو یہ جواب
کرے تو پہ ہوں سب گزا کے نور
محمد نے اوسکو کہا پھر تو جبا

بنی لے کہا اور دے خوشخبر
کہا رب ہے شتاب دیدار کا
کہا ہے وہ میرا حسیم و کریم
جو لے کہا گرچہ بہتر ہے سب
کہ یہ میسری امت گھنگار ہے
لے جریل تو کہ خدا سے شتاب
یہ پیغام یکر گئے جس رسم
پرمایا حق نے تو کہ جاشا ب
گزہ تیری امت نے جتنے کئے
برس جو کہ مرلنے کے آگے اگر
ہ پیغام جس ریل لا یا شتاب
بنی نے یہ جریل سے پھر کہا
کہ وعدہ نرس کا بست دوڑہ ہے
بنی پاس سے چھر گیا جس ریل
کہا حق نے جریل سے جاشا ب
جو شش ماہ مرلنے کے آگے خود
ہ پیغام جریل نے آکہا

۶۰۷ ادمر کیم عذیزی سانکا بھائی پلاں دام رے ۶۰۸ فی کانت دلماں کا مکاومہ
مکاومہ دلماں کیلیں پیش پیش امین دلماں کا مکاومہ

اسی بات میں شاد و خرم رہوں
جہاں میں وہ رسوانہ ہو دیں تباہ
جو امت کرے فعل از خیر و شر
تو خوش ہو گا جی سن یہ احوال نیک
کر دیکھا میں اُین کو دعا پئے عدد
خدا نے کہا ہے بنی ہم کو سلام
مجھے اسکی خاطر سے سب ہے قبول
ہوئے خوش یہ سنت ہی خیز البشر

شفاعت میں امت کی پلے کروں
جو امت نے میری کئے ہیں گناہ
اور ہفتے میں دو بار بھوٹے خبر
اگر میں سنو لگا کہ ہیں فعل نیک
اگر میں سنو لگا کہ ہیں فعل بد
کہا جا کے روح الامیں نے پیام
جو کچھ مانگتا ہے یہ سید رسول
یہ جب تک نے جب سٹائی خبر

بیان تابوت لانا جریل کا حق تعالیٰ کے پاس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے

کہ خوشنگ جوں یعنی یا توں نیک
اوایا کو وہ تابوت بیس جادکھا
یہی مجکو فرمایا ہے ذوال من
جلہ اس سے کوئی نہیں خوب ہے
بیان بلانا حضرت کاملک المولوت کو روح قبض کرنے کے لئے

لہا حق نے زینت سے تابوت ایک
بنایا کو لیکر بنی یا س جا
یہ کہبور کھوں اس میں ترا بدن
نیز نے کہا ہے زیں خوب ہے
یہی جو امت میری خاک میں اور بنا بسے اخوب ہے خاک میں

بیکن کیسی کامنے خش
بیکن کیسی کامنے خش
بیکن کیسی کامنے خش
بیکن کیسی کامنے خش

شگا پھر اسوقت پانی کا جام
وہ ترا نہ کو نہ سہ پہ مل بار بار
یہ سختی ہے جان کن دن آسان کر

بیان مسوک مانگنا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عبد الرحمن ابن ابو بکر رضی اللہ عنہیں سے

جو عبد الرحمن بھائی عایشہ کا تھا
جو خیر البشر نے نظر او سپہ کی
کہا عایشہ نے کہ مسوک کو
وہ مسوک پھر غالیۃ ہی کو روی

بیان استقال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

لئے عاشر سر تھیں آغوش میں
پھر اسوقت از حکم پر درودگار
بھر اسدم وہیں ہاتھ دلوں اٹھا
رہے ہاتھ دلوں جو سینے او پر
روشنیہ کا دن تھا جو شسب صح

نکا لکڑا لٹکنے والی دن بکار
کی پر دس کا بر برقی کی دن لٹکنے والی دن بکار
پہنچنے والی دن لٹکنے والی دن بکار

خدا نے کہا اِن کو مُمیتیوں
لیا جنی تلوار کو پھر جھپٹا
نصحت کری یاروں کو بیقیا اس
ہوا آج خیر البشر فوت ہے
ثواب اس کا پاؤ گے تم بے حساب
جهاں میں طریق اس کا دایم ہے

یہ آیا ہے قرآن میں ذو فنون
عمرِ مسنون ابو بکرؓ سے یہ سُنا
گئے پھر ابو بکرؓ منبر کے پام
کہ ہے جسم جسکوا وسے موت ہو
کرو کام سب ملکے دیر کا ستا ب
شریعتِ محمدؐ کی قائم رہے

بیان خلیفہ ہو نا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

ابو بکرؓ کے گرد آئی شے پار
دہاں پاران کے ہوئے سب رخیق
خدانے انھیں یہ بزرگی دینی
ہوئے پھر نبیؐ کے وہ قائم مقام

عمر کو پہنچتے ہی آیا فرار
کے شفعت پہ بیٹھے ہوئے نبھی صدیق
وہاں ان کو ہولی خلیفہ گری
بنی نے کیا اول ان کو امام

بیان غسل دینا حضرت کو اور آوازاً ناحضرت خضرئہ کی

تباری میں نجع سرسر اہل بیت
کسی کے نہ دل میں صبر و فداء
کرو صبر دل میں نہ خور و فداء

ہوئے مستعد غسل پر اہل بیت
نکھے جتنے وہاں روئے نکھے زار زار
اک آدا ز آمی وہاں ناگہاں

| |
|---|
| <p style="text-align: right;">۲۵</p> <p>لیا بن رعبا سُنے در کے تین</p> <p>پکارے چرا فصار اگر وہیں</p> |
| <p style="text-align: center;">بیان آنال فصار رضی اللہ عنہ کا</p> <p>علی ہم کو قسم دے خدا و رسول کہ ہوں غسلِ حمد میں میں بھی شریک علی لئے کہا جمرے میں آشتا ب وہ آیا نہ پایا مگر خسل و مان علی خلیل نے کیا ہاتھ کپڑوں سے بند اسامہ و سفران دونوں بہم جو رھو یا بدن پاک کوئیں بار سیوم زآب کافور پاکیزہ تر جو آب آنکھ اور ناف میں رہ گیا ہوا ان کو عملی لدائی حصول ہوا غسل سے جکڑن پاک و صاف حنوط اوس پہ چھڑ کا جو کرنگاہ پہنا یا کفن پاک کپڑا سفید پڑھی خالق اکبر نے اول نماز</p> <p>کہ یہ بات میری قواب کرتیوں تجھے ہے قسم و صدر لا شرک کہ ہو تو بھی اسوفت داخل قواب کھڑا رہ گیا جا کے اندر مکان اسی ہاتھ سے دھویا سب بند بند لگے پانی کو ڈالنے دبدم اول زآب خالص پھر آب کنار تھا و دھویا بدن آپ کا سر بسر علی لئے یا چوں منہ کو رگا کئے تجھے وصیت اسے یہ رسول پنجور ڈاونہ تر پھر ہن پاک صاف ملاشک و کافور بر سجدہ گاہ ہوئے سب کنارے سنا تھا یہ بھید پڑھی آخر اور دن لئے بھی بانیا ز</p> |

بيان آنالضار رضي الله عنه کا

کہ یہ بات میری قوای پ کر قبول
تجھے ہے قسم و صدہ لا تشریک
کہ ہو تو بھی اسوقت داخل قلاب
کھڑا رہ گیا جا کے اندر سکان
اسی ہاتھ سے دھویا سپ بند بند
لگے پانی کو ڈالنے دبدم
اول ز آب خالص پھر آب کنار
تھا دھویا بدن آپ کا سر بسر
علیؑ نے لیا چوں سر منہ کو دگا
کئے تھے دصیت اسے یہ رسولؐ
پھوڑا وہ تر پیر ہن پاک صاف
نمایش ک دکافور بر سجدہ گاہ
ہوئے سب کنارے سنا تھا یہ بھید
پڑھی آخر اور دن نے بھی با نیاز

علی ہم کو قسم دے خدا و رسول
کہ ہوں غسل احمد میں میں بھی شریک
علی نے کہا مجھے بس آشتاتاب
وہ آیا نے پا یا اگر خسل و مان
علی خلے کیا ہاتھ کپڑوں سے بند
اسامد و سقد ان دونوں بہم
جو دھو یا بدن پاک کوئین بار
سوم ز آب کافور پاکیزہ تر
جو آب آنکھ اور ناف میں رہ گیا
ہوا ان کو عسلیم لدائی حصول
ہوا غسل سے جبکتن پاک و صاف
خون طاویلہ چھڑ کا جو کر کر نگاہ
پہنا یا کفن پاک کر کر اسفید
پڑھی خالق اکبر نے اول نماز

و بے اپنے ہاتھوں زمیں میں دے
کہ پھر دل سے دل کو یہی ربط ہے
کیا اپنے ہاتھوں اوسے زیر گل
کہ لا چار ہم سب ہیں مختلف اسے
کہ سب پر عیاں ہے عیاں کیا کریں
غم اس کے سعے سارا جہاں بھر گئے
کہ جب تک میں روتا ہے درمنہتہ

کسی نے نہ ساختہ انکا اسدم کیا
ہبودو سنی کی یہی شرط ہے
یہ کس طرح کے ہو گئے سنگدل
لہنا فاطمہ نے سے ہراک یا رنے
غم و درود کا اب بیاں کیا کریں
کہیں کیا کہ جو دل پر غم دھر گئے
نہیں اور غم کی ہے کچھ اپنا

بیان آنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا شام سے میریہ میں

بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

گیا کوئی مل گیا کوئی شام
گیا شام کو بادل پر ملال ہے
کیا خواب میں اسکے تینیں خطاب
نچھے چھوڑ ناکیا تھا میر احسنور
غم و سنج میں تھا بحد راما لام
پھر احوال اس کا گیا پوچھتا
سر اپدھہ غم میں مستور ہیں

دیا چھوڑ پاروں لے اکتھا مقام
مُؤذن جو مسجد کا تھا وہ بلال نام
بھی لئے دکھا یا اوسے ایک خواب
مر بیٹے سے تو کیوں پڑا جا کے دُور
یہ سُنتے ہی اوس تھا وہ بلال نام
جو کوئی راہ میں اسکو ملتا گیا
کہا اس نے سب تو بدستور ہیں

دیگر نامه حضرت پدرۃ النساء رخاوت حبیت فاطمه

رَبِّنَا مُصَمِّدُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا كَا

الله الرحمن الرحيم

کیا! بند ام سدا
محمد بنی سید المرسلین
محمد کے جو خاص ہیں چار یار
وگر بار بول سنو یہ قصہ
محمد جو اک رات آخواب میں
شوتم دنیا آؤ مجھ پاس بیاں
جودیکھے اوٹھے فاطمہ غنیمہ خواب میں
حسن اور حسین کو بلا فاطمہ
لگا اپنے نینہ سے دلو نکھٹھیں
کنگسی کر کے دلوں کے زلفون کے بال
چچھے پرہن اونچے دھونے لگے
پکانی ہوں روٹی پکا میں گا کون
ایسے میں جودیکھے علی ٹائی اونکا حال

فَلَمْ يَنْظُرْ لِكُلِّ شَيْءٍ إِذْ أَخْرَجَهُ مُهَاجِرًا مُهَاجِرًا
وَلَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ إِذْ أَخْرَجَهُ مُهَاجِرًا مُهَاجِرًا

وے مجھ دکھی کے دکھیا ہے ہیں اور
ز میں آسمان دکھ کر رہے گا
و نہن بخ کو کرنا آدھی رات کوں
اپ کی شفقت کا سایہ کرو
مجھے آج دل نے کرو تم جدا
ہماری محبت کے گرداب پس
تمہیں بخبو مجھ کو شیر خدا
میری تین باتیں کرو تم قبول
دو یم محکو بخشو تمہیں نیک نام ہے
وہ خالقون جنت علی مر لفڑی ہے
حکم محکو دینا بھیست آؤں میں
بلا و پنکے تج کو سوتو گھر میں جا
رضا دویں آؤں سو گھر کے بھتیر
سہاگن کو بل میں سٹوں انڈا کر
ندوں ایک پل اسکو آرام میں
میرا دبدہ سب ایساں اور پر
کر ماں بخوں کو دکھیارا کرو

سنوا یا علی مجھ پایے ہیں اور
انھیں کے اوپر بھی ظلم ہو ویگا
دو یم تم جازہ آپس ہاتھوں
سیوم میری تربت پا آیا کرو
مہر تم کو بخشی ہیں بہر خدا
لوں گی میں آرات کو خوابیں
ہوئی ہو اگر مجھ سے کوئی خط
علی یوں کہے ہیں کھڑت بول
اول ہمیو محدث کو میر اسلام
اپس میں کئے ہیں عہد اس وضا
انے میں ملک موت آکر وہیں
مرے تین جو ہالف دیا یوں ندا
اسی واسطے میں کھڑا منتظر
کھڑا جام لے موت کا باندھ کر
جو آوسے کوئی گر میرے دام میں
گرداب دشاد اور وزیر اال اوپر
میں اک بل میں سو گھر اوجاڑا کر ل

جگر پر جب دلی کے زخمیں لگے
علیٰ اس وقت غمہ سے رنجور تھے
کریں آہ و نامے علیٰ خانہ مدار
اسی دلکھ سے جس در کی جھاتی پھٹی
اگر چہ نخیں دودھ بخت اوجھے
فقر و فاقہ نہ فاطمہ سوس کر
کروں کیا کہ میں جیو میرے ہاتھ میں
اسی دلکھ سے میرا درد نا جسلے
کہو زندگانی سوکیوں کر کتے
علیٰ نے پکارا کہ اے ذوالجلال
کہ تیرے بھی کے نوا سے ہیں یہ
بھی تابوت کبوتر لکھا لو لگا میں
چوں کو صبر کی توفین دے
انتے میں ہوا حکم بیگی کرو
تیرے دو چوں کو سینھا لو لگا میں
علیٰ تھے سے محکوپیا سے ہیں وہ
ہوا حکم رب کا سو جبڑے میں کو

پچھر کرد یک ہو فالمہ اب چلے
پچھوں کی غربتی سے دل چور نہ
کہیں یہ مریضہ ہوا اب او جارٹ
کہے آج مجھ گھر کی بستی لوٹی
و لے آگ دل کی سوکیونکر نکھے
کہ جنت میں جائے ہیں افسوس کر
و لے جان دیتا میں اس بات میں
مجھے چھوڑا کر فاطمہ کیوں چلے
ہمن کو مریئے میں روئے سے
میرے دو پچھوں کی خبر لے اتناں
شہید ول کے سر تاج خاصی ہیں یہ
پچھوں کو سوکیونکر بنناونکا میں
اپنکی محبت کا تو ذوق دے
نجبا فاطمہ کو قبر میں دھرو
کہ بن مانکے ہیں ان کو پالوں گا میں
عرش کے میرے دو کنگورے ہیں وہ
سبھاں لو تمھیں جائے حسنین رم کو

لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ مُؤْمِنًا فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ مُؤْمِنًا فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ مُؤْمِنًا فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ مُؤْمِنًا

ترجمہ سر الشہادتین منظومہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد رب العالمين و لعنة سيد المرسلين صلى الله علية وسلم

جو کہ خود ہے خالق لوح و قلم
لال ہے ہر اک بوصعِ کردگار
جس نے سب کوں و مکاں پیدا کیا
ہے خرد اک طفیل نااموختہ
پر کہاں ملتا ہے اس رہ کا سراغ
ہاں مگر ہو پئی دو ختم رسائیں
خیرِ آدم مالک ہر دوسرا
لغت کا اوسکی کہاں یا لا ہمیں ؟
اور کھڑا رہتا تھا حاضر مرزا میں
تاکہ ہو وے آتت جیسا رالورا
دوسرا ولیسانہ پھر کوئی ہوا
داعی عالم ہے آئین ر رسول ہے
جنتی قطعی ہیں سب کے ریو شک

کر سکے کب خامہ و صحف اسکار قم
دوز بال رکھتا ہے لیکن آشکار
کون کر سکتا ہے وصفِ بُرپا
عقل کے پر اس جگہ ہیں سو ختنہ
عقل کا لکتنا ہی ہور و شن چراغ
کی مجالِ اسجا چوپنے پے عقلِ حل
کون وہ یعنی محمد مصطفیٰ^۱
وصفت ہو جس کا کلام اللہ میں
جسکے تھافرمان میں جبریل میں
ملتھی ہر اک بنی آن سے ہوا
اس کے اصحابوں کا یہ تھا مرتبہ
خاص ہیں چار عنصر دینِ حمولہ^۲
رحمتِ خالق ہے اوپر خشنگ

اک طریقہ پر نہیں یہ سل وہنار
چار دن دنیا کا ہے عیش درُسرد
جا ہئے انسان کو کچھ ایسا کرے
یعنی ایسا چھوڑ جائے بادگار
یہ سمجھو کر قصیدہ دل میں نے کیا
تالکہ ہو مقبول ہیشیں ہو شمند
جب ہوے آگاہ یا رد آشنا
کر رسمِ حوال تو حسینیں کا
یہ سخن اپنی کہ تھا درِ شمیں تو
مر جا کیا نیک وی تم نے صلاح
پھر ہوا پر قصد گر لکھتا ہوں حال
کیونکہ حال راست ادھکا کیا ہو کم
اور جو اکثر خلق روئے کے لئے
ہوتے باحق ہیں معذب جھوٹ پر
الغرض میں نے کیا سب سے حذر
ہیں مؤلف جس کے ثغر العزیز
جو محقق حال ہے حسینیں کا

لند خلافت آمده و میگذرد
لند خلافت آمده و میگذرد

ہم شکر از شکر در گاہش نہاد
آپ کو سب حق تلقی نے دئے
سب سے بہتر کر دیئے انکے خصال
حق نے بختا اسمیں انکو اختصاص
پر نہ تھا یہ جامیعت کامف ام
ختمت سرسینید فخر الالانام
اور کو یہ مربہ حاصل نہ تھا
تھے نہ اس افراط سے مطلوب حق
ابتداء سے حق نے تھے ان کو دئے
کم ہے جو وصف او لکھا اسمیں لکھوں
آنکھ سے یوں جیسے دن کو آنا تا ب
قلب تھا ناطر پتن محظوظ تھا
خاص تھی بہر جنابِ مصطفیٰ
رتبہ قرب آلام اے نیک خو
قاب نو سین اور او آڈلے کہا
شاflux مختریں وہ روز جزا
حشریں حضرت سے ہو نگے ملتحی

لنوخ راجوں شکر لغت اباد
الغرض نبیوں کے جو جو وہ ف تھے
بلکہ افزون پچھہ دئے انکو کمال
کتنے ازواج ولایت تھے کی خاص
ہر نبی کو تھی ولایت لا کلام
جملہ ازواج ولایت بال تمام
تھے علی الاطلاق محبوب خدا
گرچہ تھے سارے بھی محبوب حق
انتہا سے اصطفے کے مرتبے
اس میں بھی سب انبیاء تھی فزوں
حق کو دیکھا اپنے ہے لے حجاب
تھے بھی سب محمود یدار خدا
اس طرح بے پر وہ دیر کسیدا
اور تھا خاص اس جانب پاک کو
حق نے وصف اونکا ہر قرآنیں لکھا
ہے شرعاً عت ہیں یہ رتبہ آپ کا
اپنی امت کے لئے ہر اک بھی

گر شہادت آپ کو ہولی کہیں
گر شدی ایس وصف ہم بروے تمام
شوکت اسلام میں ہوتا خلل
دی شکست آخر ہمیڈ کے تین
دین میں بس صاف آتا احتلال
اور اگر مخفی شہادت ہے تو آپ
جس طرح بعضی حلیفوں کا ہے حال
بعضی واقع اس سے ہیں بعضیں
یوں شہادت پائے گر خیر البشر
بلکہ اس میں کچھ نہ تھا خسر بنی
ہے شہادت کامل کا یہ طریق
جو سفر میں اور سختی ہو کمال
لکھن ہوا اب کی زمیں پر خوار زار
یعنی کشہ ہوں عزیز اور یار سب
ہوں گرفتار اوسکی ساری عورتیں
حالِ عالیہ با تیں ہوں تمام
الغرض تھا ہر طرح اس میں فاد

پیان نخواهی بگوای این ماده
خی تهمت امام حزب

دینی اسلام

بزرگ شادت داد

لیکن طلاق ایشان را پیش بخواهی

نمی خواهد

لذت از زندگی

نیز نخواهد داشت

لذت از عصیان نخواهد داشت

لذت از خود نخواهد داشت

مشل آئینہ کیا حشمتین کو
چونکا آس اور خدا تقسیم شد
فاطمه آمداد از اس نور آآل ۶۴۰
آں عفیفہ باعسلی هنر پیچ یافت
شم عبا کے نور آں هر دو کرم
پر کیے نور بیگی نور خدا
بر سر شاہ هرچه آمد از الٰم
چوں لب نوش حسن سم نوش شد
زیر حلقتیں پر زده انسان شد
گشت اخضر زنگ دیگر آں تیج
بعد نوت او حسین ہم شد ہمیشہ
نیز بہ پیشائی آں بہس جبیں
سینہ او سور و لعن سنان
از جسم احتیا تنش خوبیار شد
سر بر پیش تین براں جفا
لشکی آں اسپر و لشنه لمب
اسپ او رمعقوله قیغ اهل سے

وید حال سید کو نین کو خواه
نور اول احمد با میم شد
لبعضی متنی برآں باشد گواه
ہمچوہ دوہس براں نو تنافت
شبر و شبیر کیا نویں دو نام
سوج از در پا گجا باشد جسدا
رفت آں بر فرق سلطان ام
تعلیم شیرین بنی خاموش شد
قاطع اسعا رخیم اثاث شد
بیز شد چشمہ شہنما و ملیح
رفت بر فرق بیگی قیغ یزید
خون روای بر رک ختم اسریلیں
پارہ پارہ مفت در صدر بنشاں
غرق جسم خوں شہر مختار شد
گشت بے پیکر سر بر از جمی
خشکی بجهائے سلطان عرب
تاقد خستہ اور اگر دپ پے

بیکری خستہ بیکری خستہ
بیکری خستہ بیکری خستہ

بیکری

بیکری

جو کو قیمت میں ہے وہ ہو گا ضرور
 دست قدرت نے جسے جو لکھ دیا
 خالی کب اس کا ارادہ جائے ہے
 جو کہ بہتر ہیں اونچیں رتبہ ہے اور
 اپنے نو حاصل حسین ابن علیؑ
 دوسری جو تھی شہادت شہر
 بسکو وہ اعلام رکھتی تھی تمام
 تھا خدا کو کرنا اُس کا آشکار
 لائے جیڑیں اور فرد شتے بھی خبر
 ذکر تعیین مکان واقع
 پھنسے ارض ماری ہے وہ مقام
 اور ہنگام شہادت ہے یہ بس
 پھر امیر المؤمنینؑ نے دی خبر
 جب سفہ صفین کا ان کو ہوا
 بعد ازاں پہ حارث جدم ہوا
 ایک اس شہرت سے ہی یہ ماجرا
 کر بلا کی خاک وہ خو ہو گئی ہے

بھاگنا تقدیر سے کیا ہے ضرور
 اسقدر لاریب اسکو ہوئی گا
 ہر طرح ہر وضع سے بیش روایتی ہے
 ما سوا اور وہ کا کچھ ہے اور طور
 ہیں نولے سے چھوٹے ٹھپڑتکے وہی
 وہ ہونی اونکے تیس باکروفر
 مطلع اُس سے ہوئے خاص و عام
 وحی بھی نازل ہوئی دوچار بار
 تاک آگاہ اُس سے ہوں خبر البشر
 شرح ثقہ پر زمان واقعہ
 جس جگہ پر قتل ہو یا گا امام
 ہو ویگا ہجرت سے اسٹھوں پر
 کر دیا اس واقعہ کو شہر
 واقعہ کرب و بلا کا سب کہ
 حق نے کتنی طرح سے واضح کیا
 واقعہ جدم شہادت کا ہوا
 لائے تھے جبڑیں جو پیش نہیں

بَلْ فَرِجَ الْمُؤْمِنُونَ لِلْأَذْلَامِ
 بَلْ فَرِجَ الْمُؤْمِنُونَ لِلْأَذْلَامِ
 بَلْ فَرِجَ الْمُؤْمِنُونَ لِلْأَذْلَامِ
 بَلْ فَرِجَ الْمُؤْمِنُونَ لِلْأَذْلَامِ
 بَلْ فَرِجَ الْمُؤْمِنُونَ لِلْأَذْلَامِ

بائیں جو اس جاتعہ میں رکھتی میں
لخت دل اور بیٹے اس سرو کے تھے
یہ شہادت تھی شہادت آپ کی
تھا العین سید اثقلین پر ہے
جس کے سخنے سے ہومومن کو فرج
تھے نو اسے یہ رسول اللہ کے
ہے نو سے کے نئیں حسکم پس
آل اسرائیل میں داخل ہوئے
حضرت اسرائیل کی اولاد تھیں
جا کے اسرائیلیوں میں بر طा
حضرت یعقوب کا ہیگا لقب
تھے نو سے پر ہیں فرزند بنی
آپ نے بیٹا انھیں اپنا کیا
جا لون تم حسین کو پسرا پسرا
اک روایت کا سنوانیں ہے حال

اب اشارہ استھن کرتا ہو نہیں
یعنی وہ دونوں نواسے آپ کے
بکھر ہیں یہ دونوں فرزند بنی
جو کہ گذرا حال ہے حسینین پر
اور فرمدی ہے ثابت دو طرح
اول اس بلوگ ہیں یہ جانتے
اور لوٹا ساجد کا ہے لخت جگر
حضرت علیؑ بھی اسی واسطے
کیونکہ ہم مریم بنت عمران بالیقیں
ماں کی جانب سے نسب اونکا ملا
سنبھل کی تحقیق اب
بس اسی اندازے حسینین بھی
قسم ثانی پہاں تھے بنتی پیریا
بارہ فرماتے تھے خیرالبشر
کتنی وجوہ سے ہے ثابت موقال

روايت حضرت نبی صل اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

لکه اوسکه کردند که بیان پیشکشها
و مهیا نگاه ترین پیشکش را در میان پیشکشها
بعد از این که ایمان پیشکش را در میان پیشکشها
دیده بودند این پیشکش را در میان پیشکشها
نمایند و این پیشکش را در میان پیشکشها

مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمُ نَعْلَمُ مَعَايِنَهُ كَلَّهُ

بمنزل آئینہ کے ہونا

لے گے اب سننے کے فریضہ زندگی موسا
جس سے تھی انکی شہادت بالیقین
تھے یہ مرأتِ کمال نہ صدر می
تحا جمالِ احمدی بیشک عیال
یہ طریقہ دو طرح ثابت ہوا
پہلے رکھتے تھے سیادت مطلقاً
یہ نہ تھا سردار وہ تھے بعض کے
ناکوئی اس بات کا لا اور خیال ہے
تھی سیادت اس سبب انکو حصول
اور محدث کرتے ہیں اسکا بیان
ہیں وہ سردارِ جوانانِ بہشت
غیر عیسیٰ اور یحییٰ صدر جوال
اس ہی رتبہ کے لئے اے اہلِ مسیح
جس کی میکو بغرض ہو حسینیں کا

نمک دار و میوه حکایت
کی بستان
بهم عالی نشاد کوچیان

پیش از این که ام این بتواند فرزند
که از این بتواند فرزند ایشان را
بگیرد و این دن دل که اعتدال دن دن
که از این بتواند فرزند ایشان را
بگیرد و این دن دل که اعتدال دن دن

پھر سُلُنَا نکلی شہادت کا بھی حال
باپ سے کرتے ہیں اپنے یوں ہیاں
سر دیر گیتی ولی ابن ولی ہے
پنڈھ حج تھے پیادہ پاکئے
ملتفت ان کی طرف ہوتے نہ تھے
پچھے نہ لائے مغلقاً اس کا غیال
بختا سب را خدا میں جو کہ تھا
مر جما کیا جود تھی صدمہ مجا
بختا آدھے کو برا و ذرا بجلال
ایک رکھا ایک اس میں بھی دیا

سبط اکبر کے سُنو پلے کمال
جعفر صادق امامِ مقبل الالٰں
پید عالم حسن ابن علیؑ
راہِ حق میں استقدار صرگرم تھے
گوکر گھوڑے نے سواری کا لھڑ
بخا سب را خدا میں اپنا مال
اس طرح دو بار حضرت نے کیا
کچھ نہ رکھا پاس جزو نام خدا
تین بار ایسا کیا تقیم مال
نفل اور موزتے ملک ایسا کیا

بيان تاریخ شہادت امام حسن

| | |
|---|--|
| <p>ہے اصح اور معتبر تر یہ مقال</p> <p>تب ہوئے وہ وارثانی سے روکا</p> <p>یا کہ تھی شہر صفحہ کی انتبا</p> | <p>اب شہادت کا سنو حضرت کے حال</p> <p>سال رحلت جب لگا انپا سواں</p> <p>تحتی ریح الادلیں کی ابتدا</p> |
|---|--|

قول ثانی ہے مگر مشہور تر
ہے زبان خلق پر مذکور شر

پاں ارادہ ہے کروں اسکو ملائک
تب کہا ان سے حسن نے بر ملا
حی تعالیٰ اسکو بدلادے گا سخت
تم سے اور ہم سے ہو دہ عالی مقام
گر نہیں وہ شخص جس پر ہے خیال
قتل ہو یے فائدہ میز نے سبب
پھر کے فرمایا حسن نے یہ کلام
مجھ پر تو گزری نہ ایسی تھی کبھی
ہو گیا تھا نے جگر میرا تمام
پھر کیا حضرت نے بعدم انتقال
غم کی بدی سب کے دل پر چھاؤئی
دل ہوا اکھنست سے سارا چاک چاک
پڑ کئے ما سو وغسم دل میں تمام
شعلہ دل پہنچا تھا ہفت قلم فلک
بیوگیا کھر سارا دہ ما تکریدہ
شور آد و نالہ یہ بر پا ہوا ہے
جپ و رامیا چاک سب کا ہو گیا

آپ کو جس نے کیا ہے در دن اک
جس پر مسماں اپنے مکال گروہ ہوا
قهر میں اسکو دھانپنے لگا سخت
اُس سے یو یگا وہ بھی انتقام
میں نہیں خواہاں بربت فوال جلال
اس عمل سے پاک ہو دی کیا عجب
پیشتر محبکو بلا یا سُنم کا جام
ایکے بارے جیسی یہ حالت ہوئی
کردیا آخر کو اس نے ہیرا کام
ٹھاہ دیتے میں قیامت کا ماہال
زروہی چہرے پر سمجھو نکے آگئی
عیش و غیرت نے اوڑائی صریح خا
سب لگے رونے والے پر مخاطب دنام
غم میں تھے کیا السنکھیں ملک
جو نظر آتا تھا وہ آفت زدہ
تحاقیامت کا سماں پڑا ہوا
جو کہ اگر را اس جگہ پر رہ گیسا

بیان شایعه ای از مکالمه های امام حسن عسکری علیه السلام
در حین اذان و نماز
آنچه از این مکالمه های امام حسن عسکری علیه السلام
مهم است این است که امام حسن عسکری علیه السلام در حین اذان
و نماز از این مکالمه های امام حسن عسکری علیه السلام
آنچه از این مکالمه های امام حسن عسکری علیه السلام
مهم است این است که امام حسن عسکری علیه السلام در حین اذان
و نماز از این مکالمه های امام حسن عسکری علیه السلام

بدری میں دنیا کی تہذیب امام
بدری میں دنیا کی تہذیب امام

جس کے ماقم میں ہیں سب کوں جنگ کان
اس ولی این ولی کا ماجرا
جیکے سننے سے اڑے جاتے ہیں ہوش
کوچ جب اس دار فاتی سے ہوا
سلطنت پر باب کی قابض ہوا
جیکے بیٹھا تخت پر وہ بد خصال
تحا عمل میں اس شقی کے با تمام
اوس نے ہر اک جا پہ یہ نامہ لکھا
انکو لازم ہے یہ سری بیعت کریں
اور کیا ثابت اس میں یہ حکمِ شدید
ذوق فنون تھا اور بڑا و اڑوں خزاد
تم طلب ان سے کر دبیعت مری
کی طلب بیعت کی او نے اُسنے ماں
خدا شرابی وہ لعیں تھا اور شقی
اوسلکی بیعت کس مطرح کرتے تمبوں
ہو شخص کوچ مکہ کا کبا
آکے کے میں رہے وہ نامور

اب سنو جہری شہزادت کا بیان
ہے حسین ابن علیؑ کا ماجسرا
اب کرو اس حدادت کو زیب گوش
ابن سفیان امیر شام کا
نخت پر بیٹھایز یہ پر جفا
تھا رجب اور سانحواں ہجرت سے
لے عرب سے تابع صفر و روم و شام
تھا جہا تک حکم اس بیدین کا
ہیں مسلمان جتنے ہر اک ملک میں
اور اک نامہ لکھا سوئے ویسے
تھا دینے کا وہ عامل پر نہاد
ہیں مریئہ میں حسین ابن علیؑ
نامہ اس مصنون کا چیخنا و ہال
اویسکی ہرگز آپ نے بیعت نہ کی
تھے جگر زہرائیکے اور آل رسول
جب مر یئے میں ہوا یہ ماجسرا
چار شعبان کیا وہاں سے سفر

جمع لوگ اُس جا ہوئے بارہ ہزار
جمع تھے کوفہ میں سارے خاصو ہم
جان و دل سے انہی نہر سب نے کی
تھے صحابی وہ رسول اللہ کے
کچھ نہیں مانع ہوئے اور چپ رہے
اور عمارہ نا خلف این ولید
بھی اوہ سمت یزید پر حیا
اہل کوفہ نے کی بیعت بر علا
ہاتھ پر شلم کی بیعت سب نے کی
دل سے ہے اسیات بن اکاشر
نہ کسی سے مطلقاً مانع ہوا
بعض دل میں ہو گیا اسکے فریض
اور عجیب اللہ کو حاکم کیا
جائے لخان آکے وہ حاکم ہوا
سب پر لیشان ہو گئے وہ بانٹا ہم
و سکے ڈر سے سب پر لیشان مج کئے
لکھ رہا سوچی اس سووا انکو سبیل

پہنچے جب کوفہ میں مسلم ایک بار
یا کہ تھا اس بھی زاید ازاد حام پڑ
ہاتھ پر مسلم کے بیعت سب نتے کی
والی کوفہ وہاں نغان تھے
مطلع جدم ہوئے اس بات سے
وہاں پر مسلم ایک تھا این مزید
سب نے اس مضمون کا اک نامہ لکھا
آکے مسلم داخل کوفہ ہوا اور
لیخنے از بہرین ا بن علی خدا
اور والی یہاں کاغذ خان بشیر
ذکری سے بہاں تحریض کچھ کیا
جیکہ پہنچا نامہ پر پیش نہیں
وہاں سے نغان کو معطل کر دیا
والی رحیمہ عبید الدین تھا
اور فوراً یا اہل کوفہ کو قائم
لوگ جو مسلم کے وہاں ہمراہ تھے
آخر شر مسلم جو تھے ابن عقیل

نکتہ پر بیکاری کے طالب مگر اس کا دوستی نہیں تھا۔ اس کی فرمائش جتنانہ کو پڑھنے سے سرسری میرے بیکاری کی دید
پہنچا۔ پہلے اپنے دہلی چکر کی دہلی میں اس کا بھروسہ تھا۔ اس کی دہلی کو اٹھانے پر اس کی جانشینی میں اس کی دلخواہ
لے رہا تھا۔ اس کی دہلی کو اٹھانے پر اس کی دلخواہ اس کی دلخواہ

گفت گوآن سے کرو تم ہر طا
ہو ویر مال پسکریا آکے اب
شام تک اس پائیتے آدم رہے
جو کہ باقی رہ گئے تھے تا پہ شام
ایک نے اسی رفاقت بھی نہ کی ہے
تھا نہ کوئی شخص وہاں پاس آپ کے
قصد پھر مسلم نے حیلے کا کیا
اور سرعت سے اٹھایا پھر تم
خوبست کچھ لمبیں ہیں لاتے تھوڑہ
اور اس عورت کا طوہرہ نام تھا
لائی وہ پانی پیا حضرت نے سب
جائے حضرت کو وہاں رہنے کو دی
اس کو مسلم کو ہوئی جسم خبر
اوہ نے پہنچا یا اُسی حاضر پیام
ابن اشعث نے وہ تا آگاہ ہو ہے
اور سعرا بن حسین میں بتاں
ہو گیا سب کا وہاں پر ازدحام

پھر عبید اللہ نے او نے کہا
دیں رفاقت چھوڑ یہ مسلم کی سب
ان کے کہنے سے جدا سب ہو گئے پائی
بعد اس کے جب ہوئی شب تیرضام
ان سمجھوں نے آخر اپنی راہی
پھر تو مسلم اس جگہ تھا رہے
جس گھر ہی پادرہ وہاں کی تھی ہا
جلد جلد اپنا بڑھایا پھر تم
راہ ملے کرنے چلے جاتے تھوڑہ
پہنچے آخر گھر میں اک عورت کے جا
آپ نے اس سے کیا پانی طلب
پھر وہ اپنے گھر انکو لے گئی
اور عورت ایک رکھتی تھی پسروں
تھا محمد ابن اشعث کا علام
یہ خسند بھی عبید اللہ کو
اس نے بھیجا ابن اشعث کو وہاں
حضرت مسلم کا تھا جس چار قام

کوچ جب حضرت نے اس جا سے کیا
ابن عباس اور تھے ابن عمر
اور بھی اصحاب سب ماتحت ہوئے
بعد ازاں یہ آپ نے کلہ کہا
وہ یہ کہتے تھے رسول مجتبی
ہے وہ دنپہ فرج عجوب ہوئے یہاں
اور فرج اس جگہ پر ہے حرام
یہیں خواہش کہ میں ونبہ یہ نوں
بحکمہ ہونا ہو گا۔ ٹھی ہو یہ گا
تاکہ حرمت رہوئے میت اللہ کی
یہ کہا اور اس جگہ سے پھر پڑے
اہمیت اس میں تھے اور باقی تھے یار
در میان راہ جب سنچے رہیں
اور پھر حنایہ جماعت کا شام
جب سُنی ازباب کوفہ کی دعا
بھائی سُلم کے جواب میرا تھے
عرض کی اے صاحب عالی صفات

لکھتے ہو نگے اس جگہ ہم عنقریب
اوترے سب اس سرزیں پڑائیں
جو کہ تھا ہے راہ شاہ بجہ دبر
رو بروئے خمسہ ذواہشام

ہے ۔ سب کرب و بلا پی نجیب
بعد ازاں حضرات کے جو چراہ تھے
وراتا را دہل اس باب سفر
خُر لے بھی وہاں کیا اپنا مقام

بيان بچھیا عبید اللہ ابن زیاد کا شکر پر نہاد کو واسطے

قتل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے

جو کہ ہوانداز سے وہ ہے بھلا
نحوڑے ہی پر ہیں مجانتے والوںہ
حکم سے خالق کے کرنے ہیں عدول
حق کو باطل سے نہیں پہچانتے
اس میں ہو گی عاقبت آخر تباہ
بائی ظلم وجفا شر دنیاد
آ کے دہنچے تا بدشت کر بلہ
اور کر کے بندق اصد کو دیا
تماکر یہ بیعت امیر شام کی
شام دیں لئے پڑھکے وہ سخنیں شر

لے ادب ہونا ہیں بہتر والا
جو کہ ہیں کم طرف اور کم ہو صد
صاف جاتے ہیں خدا کو دل سمجھوں
اویا کو آپ سا ہیں جاتے
یہ نہیں ہیں جانتے وہ رو سیاہ
سھا عبد اللہ جواہن زیاد
جب نا اُس نے کہ سب سط مغلظے
شئ عیسیٰ نے آپ کو نامہ لکھا
تمہی خلاصہ یہ غرض پیغام کی
جیکہ اس خط کو لے آیا نامہ بر

بیشتر اس فوج میں وہ لوگ تھے
انہر خوش کر شاہ دہلی سے سب عدول

بیان قتالِ کرنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا

فوجِ اشقيا سے اوپر ہادت پانا اصحابوں کا

جب ہوئے اس بات سے وائفِ حسین
جمع جو یہ ہیں گروہِ اشقيا
آپ نے یاروں سے اپنے یہ کہا
اک عرف سے راہ کل باقی رہے
حکمِ جس صورت سے حضرت نے کیا
بعد اس کے شکر ابن سعد کا
پارہ دل تھا جو زہرا کا حسین
آن کر لئے کوا صاحطہ میں کیا
شاہِ دہلی نے جب یہ دیکھا اجراء
آپ نے بھی حکم یاروں کو کیا
پھر کچھی جسموقت یعنی آبدار
تھے جو اصحاب بشر کون و مکان

جو کہ مسلم سے تھے بیعت کر کے
ہو گئے تھے دشمنِ آل رسول
جو کہ مسلم سے تھے بیعت کر کے
بیشتر اس فوج میں وہ لوگ تھے
انہر خوش کر شاہ دہلی سے سب عدول
بیان قتالِ کرنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا
فوجِ اشقيا سے اوپر ہادت پانا اصحابوں کا

بیان

بیان شہادت پاماشا و کر بلا حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ کا

قتل ہوتا ہے حسین کر بل
لود چشم مر نئے ہوتا ہے قتل
شاخ سے گلُّ نوگراتی ہے خزان
ذبح ہوتا ہے حسین نامدار
ہے فلک کی آنکھ سے آنسو روں
بے گز بے جرم بے تعقیب سب
کیوں نہ پانی سنگ کا ہوئے جگہ
چاہتی ہے گلُّ ہوشیع مر نئے
جگہ رہی ہے ہر طرف نا لوگی دھوم
ہے فقط ذات خداوند کی ریسیق
ہے فقط چشم وجراع مصطفیٰ
تل سبjet مصطفیٰ کی ہے خبر
اور ایسر کر بلا باقی رہے
خنا مگر باقی خداوند جہاں

ای مسلمان یہ ہے روئے کی جا
خاندان مصطفیٰ ہوتا ہے قتل
گاشن احمد ہے آنکھ خزان
غلم کی جستی ہے تبغ آب وار
ہورہا ہے ہر طرف شور و غماں
باغ جو سبز تھا کٹتا ہاب
فاطمہ کے عل کا کٹتا ہے سر
خاک میں ملتی ہے الی مصطفیٰ
اشقیا کا سب طریق ہے یحوم
سب کے ماے نہیں کوئی شفیق
موش وہمد م نہیں کوئی سہا
کیوں نہ ہو ہر ایک کامکڑے جگہ
یعنی جسم نسل سارے ہو گئے
نہ رہا کوئی ریسیق انکا وہاں

بیان شہادت پاماشا و کر بلا حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کا

صف تھا چہرہ جو رہ پرد خون کا
اویس چہرے کا بوسہ میں سول
آہ جو خیر البشر کا ہو جسکر
پھر سنان ابن الش آیا وہاں
واہ کیا مہمان کی تعظیم کی
آخر شہزادی کی جاذبی آب منبع
ایا پھر بعد اسکے خولی نا بکار
رزہ اس کے ہاتھ میں پیدا ہوا
آپا پھر خونی کا بھائی بذہاد
اس لعین نے سر کیا شن سے جدا
اوہ سراس مرضیت سے کئے
بعد ازال شمر حسین نے یہ کہا
لپے اپنے ہو کے گھوڑے پر سوار
اس طرح سے ان لعینوں نے کیا
پڑگیا سندم زمیں میں زلزلہ
آسمان سے خون کا دریا پہا
پھول ہو جس حیسم نازک پر گراں

خون سے روئے زمیں گلگول جوا
ز جگاری اسکو یوں ہو جصول
ظلہ کے اسکو گلیں تیغ و تبر
اور لگائی اس لعین نے اک سنان
آب و دلتے بن رہے آل بنی
اور عوض نان کے سنانی دیدنے
تاکہ سر حضرت کاماتھ ایک بار
کا ٹنے سے سر کے بسن رک گیا
نام اس کا جو شہیل این زیاد
اور خولی کے جوالے کر دیا ہے
جس کا نکیہ زانوے احمد صابنے
حکم اس خیل شیخا طیب کو دیا
روند و تم نعش مبارک ایکیار
نشش کو ٹاپوں سے گھوڑی کے ملا
ہو گیا جن ولک پر دلوں پہ
اور جنوں نے مر شیخ غلام کا ڈھا
اٹے ہو ٹاپو نکا اس پر یوں نشاں

۱۰۷۳
مکاری ملہ العزیز ۱۰۷۴
بدری بدری بدری بدری بدری

حُزَنٌ وَمُبْلَلٌ

تارکِ واقع ہوئیں سب نزدیکی دو ر
قل جو ہے لہ حضرت کے ہوئے
سب جلیل القدر عالیجاہ تھے
اور محمد اور جعفرؑ خوش کلام
سب کو وہاں دہجے شہادت کے میں
نیک خصلت نیک خرو عالی مقام
ایک قاسم اور عمر عالی صفات
پہ بھی سب داخل شہادت میں تو
بھی شہید اس جا ہوئے بے یہ وطن
اک علیؑ اکبر نے ان میں فوجوں
سامنے حضرت کے وہ مارے گئے
حسن و خوبی میں و درشک ماد تھے
پیار کر لے تھے بہت اتنی کو امام
اک فقی نے تیر مارا زور سے
کو دیں بس ہو گیا فوراً شہید
اک ان میں تھے محمد نیک خو
دونوں نے جامِ شہادت وہاں پا

ہے بیان اس بات کا یہاں پر ضرور
کہتے اہل بیت اس جاساتھ تھے
پانچ بھائی آپ کے ہمراہ تھے
ایک عثمانؑ و سرے عباس نام
پانچوں اس میں سے عبداللہ تھے
تھے علیؑ کے بیٹے پانچوں تمام
تین بیٹے تھے حسنؑ کے نیک فلات
اور عبد اللہ تھے اس میں تیرے
بعضی تھے ہیں ابو بکر و حسنؑ
اور تھے دو بیٹے حضرت کے وہاں
اس غزا میں اشقيا کے ہاتھ سے
اور جھوٹے بیٹے عبد اللہ تھے
جن کو کہتے ہیں علی اصغر تمام
گود میں تھے قتل گہہ میں آپ کے
نیز کے لگنے وہ رخکِ ماہِ عینہ
اور تھے اس جا پس جعفرؑ کے دو
دوسرے کا نام ان میں مون تھا

۸۴

تارکِ واقع ہوئیں سب نزدیکی دو ر
قل جو ہے لہ حضرت کے ہوئے
سب جلیل القدر عالیجاہ تھے
اور محمد اور جعفرؑ خوش کلام
سب کو وہاں دہجے شہادت کے میں
نیک خصلت نیک خرو عالی مقام
ایک قاسم اور عمر عالی صفات
پہ بھی سب داخل شہادت میں تو
بھی شہید اس جا ہوئے بے یہ وطن
اک علیؑ اکبر نے ان میں فوجوں
سامنے حضرت کے وہ مارے گئے
حسن و خوبی میں و درشک ماد تھے
پیار کر لے تھے بہت اتنی کو امام
اک فقی نے تیر مارا زور سے
کو دیں بس ہو گیا فوراً شہید
اک ان میں تھے محمد نیک خو
دونوں نے جامِ شہادت وہاں پا

بن سعد ہیں اس طرح کرتے تھے
عائشہ سے لائے ہیں اسکی نقل
اس طرح کہتے ہیں خستم الانبیا
کشتہ ہو گا یہ ایسا چیز ہے
مقتل اس کا ہے نہیں کر بلا
اور کہا مجھے میں کہہ دو ہی خاک
اس طرح سے کرتے ہیں لغوی کلام

قول بطرانی کا ہے پولے گماں
تا پیر پہنچنی ہے اسکی اصل
دی خبر جب تک میں لئے یہ مر ملا
پیر ارام دل اور نور عین
اور لائے خاک وہ وہاں کی اٹھا
جس پہ ہو گا یہ جسکر تیرا ہلاک
اس سے ہو آگاہ تم امتحانوں ہام

روایت دوسری

یہ روایت میں بہت ہی معترض جو کہ باراں پر موکل ہے ملک
حکم اسکو حق تعالیٰ لئے دیا
ام سلیمان کے تھے گھر خیر البشر
آپ نے یہ ام سلیمان سے کہا
رکھنا دروازے کے گھر کی قم خبر
ام سلیمان در پہنچ میں تھا وہیں
دوڑ کر کا نہ ہے پھر تکے چڑھے لئے
ہیں لائن اس طرح سے دیتے خبر
اوسمیں چاہا آئے پیغمبر تک
اوند نازل وہ زمیں پر پھر رہوا
آخر اس جادہ فرشتہ آنحضرت
یہ نہ ہو گھر میں کوئی آمدے چلا
تا چلا آدمی نہ کوئی بے خبر
یک بیک آئے حسین ہبھیں
آپنے الفت سے پھر دوسرے دیئے

خطی نامہ جعفر علیہ الرحمۃ کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکن الغتہ بر بگی پنجسرہ تن
بغفلت الغت ایں پنجسرہ تاکی
بخوش ایکان خود میت پھول طوٹی
ذ ایں خاذ نہ سما حبیخانہ ماند
پدا کر لال تجہ کو کیا کہے گا ؟
کہ پنجھے یعنی تین کیا کیا سزا
بکن امداد ذشکرا ایں خطا بش
کہ گہہ در پنجسرہ جسمانی تن
نہ ماندی یک نفس با شاد وحدت
در یعنی اوقات خود طلبیع نسودی
کشد آخر بر ب حشہ کفن کا
نہ جائیں توں کہاں اور جا سے گلا پا
بھاوسے دل تجھے دل کے رو ڈنے میں
نہ تو نے حرص سے کچھ اپنا سورا

سنواے طوٹی روحانی من
بعد حسرت برائی اخراز وے
آب و دانہ خود مت بھول طوٹی
نہ ایں آب و دانہ ایں دانہ بساند
نہ تورہ مسی نہ پہ پنجرہ رہے گا
یو تکو بات پوچھے لال پیا اما
چ خواہی لفت اے طوٹی جو بش
دریغا طوٹی روحانی من :
نہ گفتی کپ سخن از راہ وعدت
ل باب ہر ہزار گو پیچا کشودی
تیڈا نی کہ یہ پنجرہ جو شن کا
کبھی کپ سے رہ گلا چاک ہیں چا
جا لی رین چکو سو دلنے میں
چمارے لال سے ہو و گلاب ہوڑا

| | |
|--|--|
| خدا ہی سے تیرا دار و مدار ہوئے گا پر ایک دن کو وہ سب اشکار ہو دیگا ہر اک حرام کا تیرے شمار ہو دیگا کلامِ تحدی تیرا یادگار ہو دیگا | نہ کر کسی پہ ستم سوچ یہ کہ آخر کو اگر چھپائے کسی طرحے تو اپنا کپا ہر اک حلال سے تیرا حساب لیوں گے تو اپنے کوچھ کی کچھ فکر کر بیہاں شیدا |
|--|--|

تام شد

میخواهید خود را در خانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کر ترجم پا خدا خیر الوربی کے واسطے
کر منابت پروردی اس وجہا شاہ کی
دے ابوکبر و عمر عثمان کی الفت مجھے
گرچہ حصیاں کا بڑا ہی سر پر پار ہے
یوں روائی ہے کہ الکن ساتھ لیکر اپنی بار
کوہ پر اس نگدل لئے جڑ کے حضرت نے کہا
گرچہ ہیلے اس جبل کے یہ ہنایت ہیگے ساخت
اس کی جڑ سوئیں ہو یا حضرت جزر الاسم
یوں زمر دے کے وہ پتے اس طریقے سے بننے کے تھے

مختصرہ ہر فی

بسم اللہ الرحمن الرحيم

ویکھی اک ہر فی کہ رسمی میں بندھ ہے بغیر
عرض اک کھتی ہوں غریبین گر ہو سکھوں
میر سپنچے بھوکے رو تھیں دھر پا چشم تر
جو کاس رسمی کے رگڑوں کی بلا پر آئی میں
دودھ ان بچوں کو جا کر میں پلا آؤں ذرا
میں شکاری کو تیراہ و بھا بھلا کیوں نکرانشان
اویٹے پکوں دودھ پوا کروں تیقہ نہیں
کھولڈاں اسکی رسمی احمد نختار نے
بولابول ہر فی مری جاتی رہی یہ کیا ہوا
اور گلے کی لسکے رسی بھی ہجی نے توڑ ڈی
آئے گی وہ آئیں گی ہاں وہ مقرر آئیں گی
تو زکر غناک اب لپنے دل غمناک کو
فهم میں بھی کچھ بھلا یہ بات آتی ہے کہیں
نئے میں ہر فی بھی اکبھو نجی لئے بچوں کو ساختہ

راوی جائیسو زکہتا ہوئی نے ایکبار
بولی وہ ہر فی کے میربی میری رسول
اک شکاری نے بچھے رسمی سے باز ٹھاکا در
دودھ بھی ان کو نجھی ہرگز پلا کر آئی میں
ایئی پیارے بچے تم کھولو وہ خدا
بوئے حضرت جلکے یہاں سے بگئی لوگوں میں
بولی عوہ ضامن خدا اپنا دی جانی ہوئیں
رحم کھایا حال بکیس پر شہ اہرار نے
اتنے میں آپا شکاری دوڑا گھرایا ہوا
بوئے بغیر کہ ہم نے تیری ہر فی چھوڑ دی
دودھ پچھے شپیں چنے پلا کر آئے گی
اس نے ہے ضامن دیا اپنے خزار بیک کے
بولادہ ہر فی بھی پھر اتھا آئی ہے کہیں
تھا ابھی کہتا یہ دو پیش رسول کا نات

سلام حضرت علیہ السلام پر

السلام اے سرور دنیا اؤ دیں
السلام اے بس رحمت نور خدا
السلام اے خاتم پیغمبر مارا
السلام ابے پیشوائے مسلمین
السلام اے سرور ہر دو جہاں
السلام اے فخر آدم السلام
السلام نے مظہر اسرار حلق
السلام اے تاجدارِ مشرقین
بپرآل و اہل بیتِ طاہریں
چارہ بھیارگاں بھی پارہ ہاول
دو دو لکھ چارہ سازی بکھئے
رسخ و غم نہ لے طرح گھیر مجھے
اپنے در پر اب بلا بجھے صخور
اپنہ پھرتے دیجھے مجھ کو در بد
ہو دینہ میں لبریہ زندگی پڑھ

السلام اے رحمتہ العالمین
السلام اے باشاہ دوسرا
السلام اے باعث کون دکھان
السلام اے دستیگر مذنبین
السلام اے رہبر و اماندگان
السلام اے شاہ اعظم السلام
السلام اے لوزحق انوار حق
السلام اے حضرت جلال الدین
رحم فرماسید دنیا و دین
رہبر گم گھٹگان آوارہ ہوں
بہر حق عاجز نوازی بکھئے
آسرا ہر حال ہے تیرا مجھے
بہر حق کر دجھے مسیکر علم کو دند
در ہو تیرا یادی اور مسیح اسر
بھر میں چینے سے ہے شرمندگی

لکن انسان کو تم پر لوز علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنے نام کی کارڈ میں مل جائے گا۔
مگر میرے بھائیوں کے ناموں کی کارڈ میں مل جائے گا۔ مل جائے گا۔ مل جائے گا۔ مل جائے گا۔
اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔ مگر اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔ مگر اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔
مگر اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔ مگر اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔ مگر اس کا سب سے بڑا مزاح ہے۔

شخوص صلوٰۃ وسلام بخوبی پر لوز علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحيم

مقتدا ہو رہما ہو الصلوٰۃ والسلام
منہر شان ی خدا ہو الصلوٰۃ والسلام
تاجدار اہل ا قی ہو الصلوٰۃ والسلام
اب تو حاصل دعا ہو الصلوٰۃ والسلام
لا کچھ جال تکر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام
پھونکر پانچ مرید مثل پبل دمیدم
سرمیرا داں فتش پا ہو الصلوٰۃ والسلام
لب سے یہ ہر دم ادا ہو الصلوٰۃ والسلام
در دل کی پھر فور ہو الصلوٰۃ والسلام
دونست رویت عطا ہو الصلوٰۃ والسلام
اور یہ اپنی خدا ہو الصلوٰۃ والسلام
پائے اقدس پر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام
دل میرا قبلنا کا ہو الصلوٰۃ والسلام
پرے در کایہ گدا ہو الصلوٰۃ والسلام

پا بھی تم پیشو اہو الصلوٰۃ والسلام
تم ہی ختم الانبیاء ہو الصلوٰۃ والسلام
تم حبیب کبر یا ہو الصلوٰۃ والسلام
جلوہ و دیدار اقدس سے مشرف کجھے
ہو طواف کجھے حاصل آرزوئی مل ہیو
پہنچکر پانچ مرید مثل پبل دمیدم
وستگیری کجھے پڑبیں جاپ دجھے
خاک پر نوٹل کجھی اور حل کجھی من کو جوم
حضرت اعظم مور ہو آنکھوں میں تیر انہوں
اس جال پاک پر صد تھے ہوں گیر جاں ول
تیرے قدموں میرا پرسو جگ ساری زندگی
جان تن سے جیکے نکلے میرا لکھاں ہاں
تم حبیب کبر یا ہو قبلہ ایکاں دیں
ہے عزیز نار ساکی آرزو ما شاہ دیں

بہ پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔ میں اپنے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔
میرے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔ میں اپنے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔
میرے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔ میں اپنے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔
میرے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔ میں اپنے بھائیوں کی کارڈوں کی پیشہ مارکٹ میں بیکھر جائیں گے۔

میحرہ بازو فاخت

لہول ایک تقدیمی پاک کا
کہ ایک دن محمدؐ نے یار دشمنے سماں کے
کہ دبیسے میں اک فاختہ اوس طھرڈی
عجب ہو کے پوچھا فتحد نے تب
لرزتی پڑی ہے تو گیوں غنم نے
کہی فاختہ یار رسول خدا
ہوئے تین دن گھوسمے ویران ہوں
میرے دو پیچے ہیں نہیں کچھ خبر سے
پچھے میں نکالی شعی چارے کے تین
امی دکھ سے گزرے مجھے تین روز
میں ہو لی تھی پچوں کی دلیلی شہی
میرے سچے ہیں بھر کے آتا و بال
نہ جانوں پیچے کرے کیا ہوئے دال
محمدؐ میں تم پسے قدر بان ہوں
میرا جی بچا اویں حیراں ہوں
ہو تم بار پاں سے ہر بان تر

لکبار پیشتری نهاد. و فن بکار داشتی بگویند که می‌توانست کوششان
آن پر

وہ روں گوشت جو جگو اچھا گے
سنوبات میری شہر ذی وقار
تو یہ فاختہ آج جی سے چے
کئے غل یہ یاروں نے آردو رو
عرض نام حمد کا تو چھوڑ دنے
کہ گوشت آپکا میں نہ لونگا کبھی
میری بات سن بازی الحال تیں
میری بات میں بات بات تم کہو
میرا گوشت لے بات مت کر ذرا
تھارا کبھی گوشت لونگا نہ میں
میرا گوشت لے بات سن ایکثر
لگا گوشت منگنے بنی کے کئے
کہے باز کو سن ہسلا کلام
تو اب دعوئے فاختہ چھوڑ دے
بنی گوشت بن گوشت سکا حرام
کہے باز سے آدم حسن لے بات
مجھے جلو کہدے جو کچھ کارہے

بن پر نظر کر ہر اک جا میرے
کہا باز نے اس گھٹی پول پکار
دیو گوشت تم اپنے نزہ کا مجھے
چھری جب لگائے بنی عال کو
کہے ابو بکر تو میرا گوشت لے
کہا باز نے سن ابو بکر کو
کہے پھر عمر گوشت دیتا ہو نہیں
کہا باز نے ان کو تم چپ رہو
سو عثمان کے باز کے عین جتنا
کہا باز پھر کریہ عثمان کے تین
کہے تب پہ مولا علی نے پکار
کہا ان کو خاموش پھر باز نے
پیچھے شاہ حسن اور حسین امام
یہ ہم دونوں بھائی کا لوگوشت لے
کہا باز تے نین ہے بس کسی کام
بزاں پھر بنی لے چھری لیے بات
کہاں کا تجھے حرم در کارہے



کتاب کتب خانہ کی حدود میں مطبوعات

امروہ بھی

کر عطا رازمن

| | | | | | | | | |
|----|------------------------------|-----|-------------------|----|--------------------|----|--------------------|--------------------------|
| ۱۰ | شادی ناس | ار | مجھی | ار | نگیلار احیوت | ار | کلام سیدا | برائی غزیبات کمات کرنے |
| ۱۱ | خیال نامہ | ار | لو بھی باب | ار | لال بین | ار | گلشن رحمت | داؤں فتوؤولی حدید غزیبات |
| ۱۲ | سناجات اکبری | ار | زہری سائب | ار | مورت کایا | ار | جو گل کی جھوٹی | گھن بنہ |
| ۱۳ | قصہ دایی ملیر | ار | بایا مخدوم | ار | سیرہ مظہری | ار | بازار حسن | غزیبات ہند |
| ۱۴ | قصہ شاہزادم | ار | گلرو زرین | ار | مشت کاشکار | ار | بہار حسن | غزال کا نیا نغمہ |
| ۱۵ | بانگ جرس | ار | عصری شہزادہ | ار | غائل صافر | ار | مصری ناج | کلام اکبر از آبادی |
| ۱۶ | مختلف کتب ذوق بلک | ار | بانگ درا | ار | جذبی دا سی | ار | بت کافر | محبوبی تکریت ناگوری |
| ۱۷ | والی بیان نہایت نصیفیں | ار | قدسی بی مریم | ار | فرزندہ پہنہ | ار | گلستانہ عینہ مبارک | جوہر قوائی |
| ۱۸ | زیتون محمد منیع | سہر | شکرہ جواب تکونہ | ار | پورن بھلت | ار | بہار حسن | انتصار یار |
| ۱۹ | علک تکریت افروز | ار | زندہ بھوت | ار | خواب سی | ار | بہار شدرا | محبت کی چوٹ |
| ۲۰ | تریتیصلوہ حقیقی | ار | باب کلام اللہ | ار | بعد ادا کا چور | ار | مکمل طباکیز | پیام دل |
| ۲۱ | تریتیصلوہ تاضی | ار | عائشہ رسول کرم | ار | و سنت سینا | ار | سوال و جواب کے سما | جام الفت |
| ۲۲ | مجموعہ بارہ قصہ | ار | تکرہ دلادت | ار | غزیبہ کایا | ار | لی بیون | عده فوائیں |
| ۲۳ | عورت ڈل | ار | حصال رحمت | ار | سورہ کماری | ار | شیریں فرہاد | تران محفل |
| ۲۴ | شجاعت کا دنکا | ار | بیام رحمت | ار | حکمت بر حلاہ | ار | اذ رسما | تران المفت |
| ۲۵ | بادشاہ کر بلہ | ار | آئندہ تھوفت | ار | ست فخر | ار | چھوپکا دلی | حسن کا مجرم |
| ۲۶ | ذکر ایوب | ار | شجنت اکبری | ار | خاک کا سند | ار | لی بادھا میں جوڑا | جلوہ یار |
| ۲۷ | خاتون جنت | ار | کلام علی بھر رہ | ار | بودھک مطلب و ددراں | ار | بیل بندرا | درشک میں |
| ۲۸ | عوٹ پاک | ار | ہندوستان | ار | ہندو لسم | ار | زمرست | پیار و قول |
| ۲۹ | ملہات رحماتی | ار | بھنا | ار | کھو غلام دھونی | ار | شام سندہ | کا لوقوال |
| ۳۰ | حکم حضرت علی | ار | بندگیں | ار | محبوب شہادت نامہ | ار | آدارہ تختہ ادھ | محبت کی ما |
| ۳۱ | حیب الحیان | ار | نور اسلام | ار | قصہ شاہزادم | ار | بھنس و درجم | کلام اختر |
| ۳۲ | ردہ سندہ | ار | سان اسلام باغ مصر | ار | طریقہ فاٹ | ار | بھنس سیما | کلام جگ |
| ۳۳ | عملیات سلطانی | ار | گن سحداری | ار | اسرار در ویشی | ار | بیوری کی لڑکی | کلام اسری |
| ۳۴ | تلیم نامہ محدث | ار | نور نامہ محدثین | ار | بلا جس | ار | ڈاکو کی لڑکی | کلام غائب |
| ۳۵ | لزون، سکھ مدد ہن | ار | سکرات نامہ | ار | دیوبند دوائیں | ار | سکی مہانہ | کلام اداغ |
| ۳۶ | اردو گرامیہ مہندی مریمی گنیں | ار | سخادت نامہ | ار | طلسی تلوار | ار | حسن کاظم | کلام تنفس |
| ۳۷ | معنی ہیں تاجران کتب سے | ار | جواہر اسلام | ار | کالانگ | ار | مالی مادھو | کلام نشر |
| ۳۸ | فاسد رہایت کیجاں تھے۔ | ار | وقات نامہ | ار | گنی سیرا | ار | | |

مال وارہ

سلطان ہیں جہر کت و حزل سلائف کلید و روی